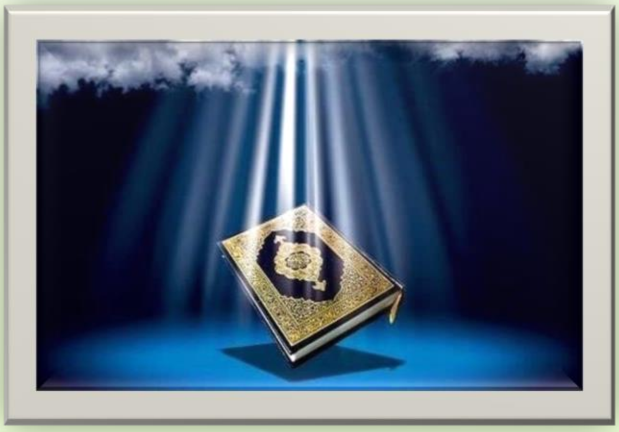

قرآنی سورتوں کا تعارف

مؤلف: استاد جواد محدثی

ترجمہ: ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی

دار القرآن امام حسین علیہ السلام

قرآنی سورتوں کا تعارف

تالیف : استاد جواد محدثی

ترجمہ : ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی

دار القرآن امام حسین علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

خاتم الانبیاء، سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

اہل بیت اطہار علیہم السلام کے نام

پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اگر بابرکت زندگی اور شہادت کی موت کے طلبگار ہو' اور حسرت کے دن نجات چاہتے ہو' اور روزِ محشر کی گرمی کے دوران سایہ چاہتے ہو' اور گمراہی کے دن ہدایت چاہتے ہو؛ تو قرآن کا درس حاصل کریں کیونکہ یہ رحمٰن کا کلام ہے' شیطان سے نجات کا ضامن ہے' میزان کے لیے برتری کا معیار ہے۔[1]

[1]- إِنْ أَرَدْتُمْ عَيْشَ السُّعَدَاءِ وَ مَوْتَ الشُّهَدَاءِ وَ النَّجَاةَ يَوْمَ الْحَسْرَةِ وَ الظِّلَّ يَوْمَ الْحَرُورِ وَ الْهُدَى يَوْمَ الضَّلَالَةِ فَادْرُسُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ كَلَامُ الرَّحْمَنِ وَ حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ رُجْحَانٌ فِي الْمِيزَانِ. (بحارالانوار' ج89' ص19)

فہرست مطالب

پیشگفتار 14

کلی و مقدماتی معلومات 16

قرآن کے حوالے سے ہماری ذمہ داریاں 16

قرآن کریم کی تدوین اور جمع آوری کا طریقہ کار 18

قرآن کریم کی تقسیمات 19

قرآن کے نام 20

قرآن مجید کی سورتوں کے نام 21

"سورہ" کا معنی 22

مکّی اور مدنی سورتوں کی پہچان 22

شان نزول 24

تفسیر قرآن مجید 25

تفسیر بالرائے 26

محکم اور متشابہ 27

ناسخ اور منسوخ 27

سورتوں کا تعارف 29
۱۔ فاتِحَہ (کھولنے والا، آغاز) 29
۲۔ بَقَرَہ (گائے) 29
۳۔ آلِ عِمران 30
۴۔ نِساء (خواتین) 30
۵۔ مائِدَہ (دسترخوان) 31
۶۔ اَنعام (حیوانات اور چوپائے) 32
۷۔ اَعراف (جنّت اور جہنم کے درمیان ایک جگہ) 32
۸۔ اَنفال (عالم طبیعت میں موجود عمومی وسائل اور ثروت) 33
۹۔ تَوبَہ (اللہ تعالیٰ اور حق کی طرف واپسی) 34
۱۰۔ یُونُس 35
۱۱۔ ھُود 35
۱۲۔ یُوسُف 35
۱۳۔ رَعد 36
۱۴۔ اِبراہیم 36
۱۵۔ حِجر 37
۱۶۔ نَحل 37
۱۷۔ اِسراء 38
۱۸۔ کَہف 38

۱۹۔ مَریَم 39
۲۰۔ طٰہٰ 40
۲۱۔ اَنبیاء 40
۲۲۔ حَجّ 41
۲۳۔ مُؤمِنُون 41
۲۴۔ نُور 42
۲۵۔ فُرقان 42
۲۶۔ شُعَراء 43
۲۷۔ نَمل 44
۲۸۔ قصَص 44
۲۹۔ عنکَبُوت 45
۳۰۔ رُوم 46
۳۱۔ لُقمان 46
۳۲۔ سَجدَہ 47
۳۳۔ اَحزاب 47
۳۴۔ سَبَا 48
۳۵۔ فاطِر 48
۳۶۔ یٰس 49
۳۷۔ صافّات 49

۳۸۔ ص .... 50..

۳۹۔ زُمَر .... 50..

۴۰۔ مُؤمِن .... 51 .

۴۱۔ فُصِّلَت .... 51 .

۴۲۔ شُوریٰ .... 52..

۴۳۔ زُخرُف .... 52..

۴۴۔ دُخان .... 53..

۴۵۔ جاثیہ .... 54..

۴۶۔ اَحقاف .... 55..

۴۷۔ مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .... 55..

۴۸۔ فَتح .... 56..

۴۹۔ حُجُرات .... 57..

۵۰۔ ق .... 57..

۵۱۔ ذارِیات .... 58..

۵۲۔ طور .... 58..

۵۳۔ نَجم .... 59..

۵۴۔ قَمر .... 59..

۵۵۔ رَحمٰن .... 60..

۵۶۔ واقعہ .... 60..

۵۷۔حَدِید 61
۵۸۔مُجادَلَہ 61
۵۹۔حَشر 62
۶۰۔مُمتَحنَہ 63
۶۱۔صَفّ 63
۶۲۔جُمُعَہ 64
۶۳۔مُنافِقُون 64
۶۴۔تَغابُن 65
۶۵۔طَلاق 66
۶۶۔تَحرِیم 66
۶۷۔مُلک 67
۶۸۔قَلَم 67
۶۹۔حاقَّہ 68
۷۰۔مَعارِج 68
۷۱۔نُوح 69
۷۲۔جِنّ 69
۷۳۔مُزَّمِّل 70
۷۴۔مُدَّثِّر 71
۷۵۔قِیامَت 71

۷٦۔ دَھر .... 72..
۷۷۔ مُرسَلات .... 73..
۷۸۔ نَبا.. 73..
۷۹۔ نازِعات.. 74..
۸۰۔ عَبَس .... 75..
۸۱۔ تکوِیر .... 76..
۸۲۔ اِنفِطار.. 76..
۸۳۔ مُطَفِّفِین .... 76..
۸۴۔ اِنشِقاق .... 77..
۸۵۔ بُروج .... 77..
۸٦۔ طارق .... 78..
۸۷۔ اَعلٰی .... 78..
۸۸۔ غاشِیَہ .... 79..
۸۹۔ فَجر.. 79..
۹۰۔ بَلَد.. 80..
۹۱۔ شَمس.. 81..
۹۲۔ لَیل .... 81..
۹۳۔ ضُحیٰ .... 82..
۹۴۔ اِنشِراح .... 82..

۹۵۔ تین .... 83..
۹۶۔ عَلَق .... 83..
۹۷۔ قَدر .... 84..
۹۸۔ بَیِّنَہ .... 84..
۹۹۔ زِلزال .... 85..
۱۰۰۔ عادِیات .... 85..
۱۰۱۔ قارِعَہ .... 86..
۱۰۲۔ تَکاثُر .... 86..
۱۰۳۔ عَصر .... 87..
۱۰۴۔ ھُمَزَہ .... 87..
۱۰۵۔ فیل .... 87..
۱۰۶۔ ایلاف .... 88..
۱۰۷۔ ماعُون .... 88..
۱۰۸۔ کَوثَر (خیر کثیر) .... 89..
۱۰۹۔ کافِرون .... 90..
۱۱۰۔ نَصر (مدد) .... 90..
۱۱۱۔ تَبَّت (ہلاکت میں جائیں، ٹوٹ جائیں، نابود ہو جائیں) .... 91..
۱۱۲۔ اِخلاص (خالص کرنا) .... 91..
۱۱۳۔ فَلَق (صبح) .... 92..

۱۱۴۔ ناس (انسان) 92
نای قرآن 93
شیعہ سنی دانشوروں کی بعض معروف تفاسیر کے نام 95
الف) شیعہ تفاسیر 95
ب) اہل سنت تفاسیر 96
علوم قرآن اور خصوصیات قرآن کے موضوع پر مشتمل کچھ مناسب کتابوں کے نام 98
حروف تہجی کے مطابق سوروں کی فہرست 100
خلاصہ 107
چکیدہ 108
ملخص 109
Abstract 110

پیشگفتار

قرآن مجید پیغمبر اکرم ﷺ کا جاودانی معجزہ اور معرفت و شناخت کی کتاب ہے'

قرآن انسان ساز اور بشریت کی تربیت کرنے والی کتاب ہے'

قرآن نور و حکمت اور روشنائی کی کتاب ہے'

قرآن غور و فکر 'تدبّر و تفکّر اور خدا شناسی کی کتاب ہے'

قرآن 'ایمان اور عمل صالح' جہاد اور عدالت اجتماعی' بشارت اور انذار اور ''وعد'' و ''وعید'' کی کتاب ہے۔

قرآن ہمیشہ رہنے والی اور ہر لحاظ سے عالمگیر اور جامع کتاب ہے۔

قرآن ہدایت کی کتاب ہے 'قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کے آسمانی پیغام پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اسلامی انقلاب کے سائے میں اور شہداء کے مقدس خون کی برکتوں سے قرآن کی محبت چار سو پھیل گئی ہے' اور قرآن مجید سے آگاہی کا جذبہ اور عشق و لگاؤ مختلف صورتوں میں جیسے یادگیری' حفظ' قرائت' ترتیل' ترجمہ و تفسیر و مفاہیم ہر جگہ قابل مشاہدہ ہے۔ جس سے کلام مجید کے حوالے سے ہماری ذمہ داریوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔

یہ کتاب جو آپ قرآن دوست حضرات کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس میں قرآن مجید کی تمام ۱۱۴ سورتوں کے بارے میں اختصار کے ساتھ انتہائی مفید معلومات پیش کی گئی ہے' جن میں سورتوں کے نام' ان کے معانی اور ان ناموں کی مناسبت' سورتوں کے مفاہیم کا اجمالی بیان' آیات کی تعداد' سورتوں کا شان نزول' مقام نزول' نزول کا سال وغیرہ اور ان جیسی دوسری معلومات شامل ہیں۔

یہ کتاب ۱۳۶۳ شمسی میں پہلی بار شائع ہوئی اور اب تک اس کے بارہ ایڈیشنز چھپ کر آ چکے ہیں اور قرآن سے لگاؤ رکھنے والے نوجوانوں نے اس کا شاندار استقبال کیا ہے۔ یہ ایڈیشن بعض اصلاحات اور

بعض مطالب کے اضافے کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ حسبِ سابق جوانوں، نوجوانوں، علمی حلقوں اور اساتذہ کرام کے لیے اس دفعہ بھی یہ کتاب مفید واقع ہوگی۔

جواد محدّثی، قم

۱۳۷۷ شمسی ہجری

کلی و مقدماتی معلومات

قرآن کے حوالے سے ہماری ذمہ داریاں

مسلمان ہو کر قرآن سے لا تعلق رہنا ٹھیک نہیں ہے۔

دین اسلام پر اعتقاد رکھنے کے باوجود اللہ کے کلام مجید سے ناواقفیت نہ صرف انتہائی بری بات ہے بلکہ قابل مذمت اور ذلّت کا باعث بھی ہے۔

انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو لیکن اُس کی کتاب اور پیغام سے ناواقف ہو ، تو یہ انتہائی عجیب و غریب اور نا قابلِ یقین بات ہے۔اللہ تعالیٰ کی دوستی کا دم تو بھرے لیکن نہ تو دوست کے پیغام کو پڑھیں اور نہ ہی سمجھنے کی کوشش کریں تو ایسی دوستی قابلِ قبول نہیں ہے۔تو پس اس لحاظ سے قرآن کریم کے حوالے سے ایک مسلمان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ پر نازل ہونے والی اس آسمانی کتاب کو جو اس کے دین کا مجموعہ ہے، پہلے مرحلے میں درست پڑھنا سیکھیں، پھر اس کی آیات اور سورتوں کے معانی و مفاہیم کو سمجھیں، اور پھر تیسرے اور آخری مرحلے میں اس پر عمل کریں، اور خلوص کے ساتھ عمل کریں۔۔۔ اور اس کے الٰہی اہداف کے حصول اور اس کے قوانین پر عملدرآمد کے لیے اسلامی حکومت اور اسلامی نظام کی سرپرستی میں کوشش کریں۔

''پڑھنا''، ''سمجھنا'' ، ''عمل کرنا'' اور ''معاشرے میں قرآنی اصولوں کو رائج کرنا'' ۔۔۔ قرآن کے حوالے سے یہ ہے ہماری ذمہ داری۔

اگرچہ قرآن مجید کی تفصیلی شناخت اور اس کے حقائق کے سمندر میں غوطہ ور ہو کر اس کی معرفت کی چاشنی کو حاصل کرنا علم تفسیر اور اس کی تفصیلی کتابوں کے پڑھنے پر منحصر ہے، لیکن اس سے اجمالی حد تک آگاہی حاصل کرنا تو کم از کم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور اس کتاب کے لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ

قرآن مجید سے لگاؤ رکھنے والے حضرات خصوصاً نوجوانون نسل اور عزیز طالب علم اس سے اجمالی آگاہی حاصل کریں۔

شناخت سے مراد یہ جاننا کہ : قرآن کیا ہے؟ اور اس کا مقصد اور ہدف کیا ہے؟ اور اس کا کام کیا ہے؟ اور اس میں کیا پیغام ہے؟۔۔۔

یہاں عارفِ زمان امام خمینی (قدّس سرّہ) کے کچھ کلمات کو نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو اس زمانے میں مسلمانوں کو حیاتِ نو بخشنے والے اور اسلام کی عزّت و وقار اور سربلندی کا باعث اور اس آسمانی کتاب سے سب سے زیادہ آگاہی رکھنے والے قرآن شناس عالم تھے۔ آپ فرماتے ہیں :

قرآن اور اسلام پر عمل نہیں کیا جارہا اور یہ مظلوم ہیں۔ کیونکہ قرآن اور اسلام کی مظلومیت و مہجوریت اس میں ہے کہ قرآن اور اسلام کے اہم ترین احکام اور مسائل پر نہ صرف عمل نہیں ہو رہا' بلکہ بہت سے مسلمان حکمرانوں نے توان کے خلاف قیام کیا ہوا ہے۔۔۔[2]

قرآن کی تلاوت اور زندگی کے تمام امور میں قرآن کو ساتھ رکھنا ضروری ہے لیکن کافی نہیں ہے' کیونکہ انسان کی پوری زندگی قرآنی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔[3]

قرآن کریم خلقت عالم کا خلاصہ اور بعثت انبیاء کا لبّ لباب ہے۔ قرآن کریم ایک ایسا دستر خوان ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے انسانوں کے لیے بچھایا ہے تاکہ ہر کوئی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے فائدہ اٹھائے۔[4]

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام لوگ اپنے افکار و اذہان کو قرآن مجید کی طرف متوجہ کریں تاکہ اس عظیم کتاب سے اس کی شان اور البتہ اپنی توان و استعداد کے مطابق استفادہ کریں' سب اس سے بھرپور

---

[2]۔ صحیفہ نور' جلد ۱۶' صفحہ ۳۶۔

[3]۔ ایضاً' صفحہ ۳۹۔

[4]۔ ایضاً' جلد ۱۴' صفحہ ۲۵۱۔

استفادہ کریں۔ کیونکہ قرآن کریم نازل ہی اسی لیے ہوا ہے تاکہ ہر گروہ اور ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے استفادہ کرے۔ [5]

اب یہاں قرآن کریم کے بارے میں بعض کلی مباحث کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں' پھر اس کے بعد ہر سورے کی وضاحت شروع کرتے ہیں۔

قرآن کریم کی تدوین اور جمع آوری کا طریقہ کار

قرآن کریم ۲۳ سال کے عرصے میں مختلف شرائط اور حالات کے تحت تدریجاً نازل ہوا اور اس کے احکام' اصول' عقائد اور اسلامی معارف وحی کے ذریعے پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کو لوگوں تک پہنچایا۔

جب قرآنی آیات نازل ہوتی تھیں تو پیغمبر اکرم ﷺ ان کا تکرار فرماتے تھے تاکہ ان کو حفظ کریں اور کاتبین وحی ان کو لکھ سکیں۔ کاتبینِ وحی "کُتّابِ وحی" کے نام سے پہچانے جاتے تھے کہ جن میں سے سب سے مشہور کاتبِ وحی حضرت علی بن ابیطالبؑ تھے۔

کاتبینِ وحی قرآنی آیات کو اس زمانے کے دستیاب وسائل جیسے درخت کے پتوں اور شاخوں' کپڑوں' چمڑوں' ہڈیوں' پتھروں اور کبھی کبھی کاغذ پر لکھ لیتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے آغاز میں سب سے پہلے سورہ "عَلَق" کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ پھر اس کے بعد کچھ عرصے کے لیے قرآنی آیات کا نزول رُک گیا لیکن بعد میں دوبارہ نزول شروع ہوا۔ [6]

قرآن کریم کے نازل شدہ حصوں کو حضور اکرم ﷺ کے بیت اقدس میں حفاظت کے ساتھ رکھا جاتا تھا تاکہ بعد میں ان کو مرتب کیا جا سکے۔ ایک طرف عربوں کا زبردست حافظہ اور دوسری طرف مسلمانوں کا بے پناہ شوق و رغبت نیز فصاحت و بلاغت پر مبنی قرآن مجید کا خوبصورت طرز اسلوب اس بات کا سبب بنا کہ یہ جلد حفظ ہو جائے۔

---

[5] ۔ ایضاً' صفحہ ۲۵۲۔

[6] ۔ جمع آوری و تدوین قرآن کریم اور قرآنی اصطلاحات سے تفصیلی آگاہی کے لیے مؤلف کی کتاب "علوم قرآن سے آشنائی" کا مطالعہ کیجیے۔

قرآن کریم کی تقسیمات

قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں اور ۶ ہزار سے زیادہ آیتیں ہیں۔ جبکہ سپاروں کی تعداد ۳۰ ہے' اور ہر سپارے کے چار اجزاء ہیں کہ جن کو "حزب" کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی ہر سورت مختلف جملوں پر مشتمل ہے کہ جن کو "آیت" کہا جاتا ہے۔

سورہ توبہ کے علاوہ باقی تمام سورتوں کا آغاز "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے ہوتا ہے۔

قرآن مجید کا سب سے طویل سورہ "بقرہ" ہے کہ جو ۲۸۶ آیتوں پر مشتمل ہے' جبکہ سب سے چھوٹا اور مختصر سورہ "کوثر" ہے کہ جو صرف تین آیتوں پر مشتمل ہے۔

آیتیں جب نازل ہوتی تھیں تو اسی نزول کی ترتیب کے مطابق لکھ لی جاتیں اور جب تک " بسم اللہ" نازل نہیں ہوتا اس وقت تک نازل ہونے والی تمام آیتوں کو کاتبانِ وحی اسی سورے کے ذیل میں لکھ لیتے تھے۔ زیادہ تر لکھنے کے لیے یہی طبعی طریقہ کار اپنایا جاتا تھا۔

عام طور پر آیتوں کی ترتیب نزول کے مطابق ہی ہوتی تھی' مگر یہ کہ خود آنحضرت ﷺ وحی کی روشنی میں بیان فرمائیں کہ ان آیتوں کو فلاں سورے یا فلاں دو آیتوں کے درمیان لکھا جائے۔ تو اس وقت طبعی طریقہ کار سے ہٹ کر آپ ﷺ کے حکم کی روشنی میں ان آیات کو لکھا جاتا تھا۔ ورنہ جو آیتیں نازل ہوتی تھیں چاہے ایک ساتھ نازل ہوں یا تھوڑے وقفے کے بعد تو ان کو کاتبانِ وحی اسی نزول کی ترتیب کے مطابق ہی نوٹ فرما لیتے تھے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے نزول کے ساتھ ہی پتہ چلتا تھا کہ پہلی سورت کا نزول ختم اور ایک نئی سورت کا نزول شروع ہو چکا ہے۔ یہ بات حضرت امام صادقؑ سے نقل ہوئی ہے۔[7]

جو قرآن بعد میں حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے جمع فرمایا تھا وہ تاریخ نزول کے مطابق تھا۔

---

[7]۔ " کان یُعرف انقضاء سورۃ بنزول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 'ابتداءً لاُخری۔" مصباح الفقیہ 'کتاب الصلاۃ' صفحہ ۲۷۶۔

بہت سے علماء معتقد ہیں کہ قرآن مجید کے نزول کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات تک وقتاً فوقتاً جاری رہا تھا، اس لیے آپ ﷺ کی رحلت تک اگرچہ پورا قرآن کریم نازل ہو چکا تھا اور لکھا بھی جا چکا تھا، لیکن باقاعدہ ایک کتابی شکل میں اس کو تدوین نہیں کیا گیا تھا اس لیے یہ کام آپ ﷺ کی رحلت کے بعد انجام پایا۔ خود آنحضرت ﷺ نے یہ ذمہ داری حضرت علیؑ کو سونپی تھی کہ وہ یہ کام انجام دیں۔

حضرت عثمان کے زمانے میں کیونکہ قرآن کریم کی قرائت کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیش آیا تھا اس لیے انہوں نے حضرت "زید بن ثابتؓ" کی سرپرستی میں ایک کمیٹی تشکیل دے کر ان کے ذمے لگایا تھا کہ وہ قرآن کریم کے تمام موجود نسخوں اور مجموعوں کو جمع کر کے سب سے مشہور اور متواتر قرائت کے مطابق ایک نسخہ تیار کریں۔ جب یہ کام بخوبی انجام پایا تو پھر باقی تمام نسخوں کو محو کر دیا گیا، پھر اختلافِ قرائت سے بچنے کی خاطر اسی نسخے سے مزید چند اور نسخے تیار کر کے ان کو مکہ، بصرہ، کوفہ، مصر، یمن، شام اور بحرین بھیجا گیا اور پہلا اور اصلی نسخہ جو "اُمّ" کے نام سے معروف تھا اس کو مدینے میں ہی محفوظ رکھا گیا۔

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب نزولی ترتیب نہیں ہے۔ تفصیلی کتابوں میں اس موضوع پر بے شمار تحقیقات انجام پائی ہیں کہ زمانہ نزول کے اعتبار سے آیتوں اور سورتوں کی ترتیب کیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض کتابوں میں سورتوں کی فہرست بھی زمانہ نزول کے اعتبار سے لکھی گئی ہے۔ البتہ چونکہ ان تحقیقات کا نتیجہ ایک جیسا نہیں ہے بلکہ مختلف ہے لہٰذا یہاں زمانہ نزول کے اعتبار سے ان سورتوں کی فہرست نقل کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔

قرآن کے نام

قرآن مجید کی مختلف آیتوں میں اس کے بہت سے نام ذکر ہوئے ہیں، جیسے: قرآن، فرقان، نور، کلام اللہ، ذکر، احسن الحدیث، مثانی، تنزیل، بیان، بلاغ، مبین، مجید، کریم، کتاب، مبین وغیرہ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

قرآن، اس مکمل آسمانی کتاب کا نام ہے، لیکن فرقان، اس کتاب کے اندر موجود ان آیات محکمات کو کہا جاتا ہے کہ جن پر عمل کرنا واجب ہے۔[8]

ان ناموں کے معانی و مفاہیم میں غور و فکر کرنے سے بہت سارے مطالب ہمارے لیے روشن ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید کی سورتوں کے نام

قرآن مجید کے تمام ۱۱۴ سورتوں کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ اور بعض سورتوں کے کئی کئی نام ہیں۔ مثلاً سورہ حمد کے بیس سے زیادہ نام ہیں۔

بعض سورتوں کے نام اشخاص کے نام پر ہیں۔ مثلاً سورہ یونس، سورہ ھود، سورہ یوسف، سورہ ابراہیم، سورہ محمد، سورہ مریم، سورہ لقمان، سورہ نوح ۔۔۔ وغیرہ۔ بعض سورتوں کے نام ان سورتوں کے آغاز میں ذکر ہونے والے حروف مقطعات سے لیے گئے ہیں، جیسے؛ سورہ طٰہٰ، سورہ یٰس، سورہ ص، سورہ ق، ۔۔۔ وغیرہ۔ کہ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے درمیان مخفی اشارے ہیں۔ قرآن مجید کے زیادہ تر سوروں کے نام طبیعی امور، حیوانات، اجتماعی گروہوں اور تاریخی واقعات وغیرہ کے نام پر ہیں۔

سورتوں کے نام قطعی اور اجتناب ناپذیر نہیں ہیں بلکہ زیادہ تر کسی موضوع کی مناسبت سے یا اس سورے میں ذکر ہونے والے کسی خاص مسئلے یا زیادہ موضوعات ہوں تو مشہور موضوع کی مناسبت سے ہیں۔

اسی وجہ سے بعض سورتوں کے کئی کئی نام ہیں۔ نیز یہی وجہ تھی کہ قرآن مجید کے بعض نسخوں میں سورتوں کے نام نہیں لکھے جاتے تھے۔ پھر ان کی پہچان کے لیے مثلا کہتے تھے کہ وہ سورہ کہ جس میں بقرہ (گائے) کا تذکرہ آیا ہے یا آل عمران یا مریم کا تذکرہ آیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ ان سورتوں کے نام

8۔ "القرآنُ جملۃُ الکتابِ والفرقانُ المحکمُ الواجبُ العملُ بہ۔" تفسیر البرھان، جلد ا، صفحہ ۲۶۹۔

ہوں۔ البتہ طبیعی سی بات ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ان سورتوں کے نام کے طور پر استعمال ہونے لگے ہوں اور پھر باقاعدہ ان کے لیے عَلَم بن گئے ہوں۔

اس کتاب میں انتہائی اختصار کے ساتھ قرآن مجید کی سورتوں کے ناموں کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

"سورہ" کا معنی

سورہ کا لفظ "سور" سے لیا گیا ہے۔ سورہ کا مطلب بلندی اور منزلت ہے۔ شہر کی لمبی دیواروں کو "سور" کہا جاتا ہے۔

سورہ قرآن کا ایک حصہ ہے، جیسے ایک شہر ہو کہ جس کی دیواریں اس کو باقیوں سے جدا کرتی ہیں۔[9]

مکّی اور مدنی سورتوں کی پہچان

شناختِ قرآن کے دلچسپ مباحث میں سے ایک بحث مکّی اور مدنی سورتوں کی پہچان ہے، اور نیز ان آیتوں کی پہچان ہے جو مدینے والوں کے بارے میں مکّہ میں نازل ہوئیں، اور مکّے والوں کے بارے میں مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئیں۔ یا جُحفہ، بیت المقدس، طائف، حدیبیہ میں نازل ہوئیں، یا مکی سورتوں میں موجود مدنی آیتوں کی پہچان اور مدنی سورتوں میں موجود مکی آیتوں کی پہچان ہے۔

مکّی سورہ ان سورتوں کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہوں، اور مدنی سورہ ان سورتوں کو کہا جاتا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہوں؛ چاہے ہجرت کے بعد مکّے میں ہی نازل کیوں نہ ہوئی ہوں۔

بعض علماء نے سورتوں اور آیات کے مکّی اور مدنی ہونے کا معیار ان کے مکّہ یا مدینہ (اور ان کے اطراف) میں نزول کو قرار دیا ہے لہٰذا ایسا نہیں ہے کہ ہجرت سے پہلے نازل ہوں تو مکی ہجرت کے بعد نازل ہوں تو مدنی کہلائیں۔

---

[9]۔ الاتقان، سیوطی، جلد ا، صفحہ ۵۲۔

اکثر اوقات قرآن مجید کی چھوٹی سورتیں اور کبھی کبھی متوسط سورتیں پوری کی پوری ایک ساتھ ہی نازل ہو جاتی تھیں۔ تقریباً ۵۳ سورتیں اسی طرح ایک ساتھ نازل ہوئی ہیں۔

لیکن عام طور پر بڑی اور لمبی سورتیں مختلف مناسبتوں سے وقفے وقفے کے ساتھ نازل ہوتی تھیں پھر بعد میں ان آیتوں کا مجموعہ ایک سورہ قرار پاتا تھا۔ کبھی کبھی ایک سورے کی آیتوں کے نزول کا زمانہ کئی سالوں پر محیط ہوتا تھا۔ بعض مرتبہ مدنی آیتوں کے درمیان (فرمانِ رسول ﷺ کی روشنی میں) مکّی آیتوں کو شامل کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں موجود سورتوں کی موجودہ ترتیب کو اکثر لوگ خود حضور اکرم ﷺ کی ترتیب قرار دیتے ہیں جبکہ بعض لوگ اس کو صحابہ کرامؓ کی رائے کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ سورتوں کے مکّی یا مدنی ہونے کا معیار بعض لوگ ''زمان'' کو قرار دیتے ہیں، جبکہ بعض لوگ ''مکان'' کو۔

البتہ معیار جو بھی ہو بہر حال سورتوں کے مکّی یا مدنی ہونے کو دو طریقوں سے پہچانا جا سکتا ہے:

۱۔ نقلی دلیل کے ذریعے؛ یعنی ائمہ طاہرینؑ کی احادیث کے ذریعے۔

۲۔ دلیلِ مضمون کے ذریعے؛ یعنی آیات اور سورتوں کے مطالب اور مضامین میں غور و فکر کے ذریعے۔

علماء کا بیان ہے کہ عام طور پر مکّی سورتوں کے اندر (مضمون اور مطالب کے اعتبار سے) مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

۱۔ اصول دین اور عقائد کو قبول کرنے کی دعوت، جیسے اللہ تعالیٰ، قیامت، بہشت، جہنم وغیرہ۔

۲۔ پاکیزہ کردار اور اخلاق اپنانے کی دعوت۔ (زمانہ جاہلیت کے بُرے اخلاق کے مقابلے میں)

۳۔ آیتوں اور سورتوں کا مختصر ہونا۔ (اس اعتبار سے کہ چھوٹی سورتوں میں ادبی لحاظ سے فصاحت و بلاغت زیادہ واضح ہوتی ہے۔)

۴۔ وہ سورتیں اور آیتیں کہ جن میں زیادہ قسمیں کھائی گئی ہوں۔

۵۔ وہ سورتیں اور آیات کہ جن میں مشرکین کے عقائد کا ابطال اور ان کے ساتھ بحث و مباحثہ ہو۔

۶۔ مکّی سورتوں اور آیات کے آغاز میں زیادہ تر "یاایُّھا النّاس۔۔۔" سے خطاب کیا گیا ہے جبکہ "یاایُّھا الذین آمنوا۔۔۔" سے کم مورد خطاب قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ سابق انبیاءِ کرامؑ اور ان کی امتوں اور گزشتہ اقوام کے قصّے زیادہ تر مکّی سورتوں میں بیان ہوئے ہیں۔

جبکہ عام طور پر مدنی سورتوں کے اندر درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

۱۔ آیتوں اور سورتوں کا طولانی ہونا۔

۲۔ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سے جدال اور ان کو توحید اور اسلام کی دعوت پر مشتمل آیات اور سورتیں۔

۳۔ جہاد اور دفاع سے متعلق آیات مدنی ہیں۔

۴۔ دینی احکام اور قوانین کا بیان؛ جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، خمس، حدود، قصاص، ذمّیوں کے احکام، فدیہ، وراثت کے احکام وغیرہ۔[10]

یہاں دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ یہ معیارات حتمی اور ناقابلِ استثناء نہیں ہیں بلکہ عام طور پر یہ خصوصیات ان میں پائی جاتی ہیں۔

شان نزول

شان نزول سے مراد وہ واقعات اور مناسبتیں ہیں کہ جن کے پس منظر میں آیات نازل ہوتی تھیں۔ شان نزول کے علم سے ہم آیتوں کے معانی و مفاہیم کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں، اور نیز اس سے بعض

[10]۔ آشنائی با علوم قرآن، داود عطّار۔

احکام کے فلسفے اور محرکات کو سمجھنے میں مدد بھی مل سکتی ہے، اسی طرح بعض آیتوں کے جزئی احکام اور ان کے مصادیق کو بھی پہچان سکتے ہیں۔

شان نزول کے علم کے سب سے بڑے عالم حضرت علی بن ابیطالبؑ ہیں کہ آپ خود فرماتے ہیں :

قرآن مجید کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی ہے مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں، کہاں، کب اور کس مناسبت سے نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دانا قلب اور فصیح زبان سے نوازا ہے۔[11]

نیز ایک اور مقام پر امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ہے :

قرآن تین حصوں میں نازل ہوا ہے؛ ایک حصہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے؛ ایک حصہ سنّتوں اور مثالوں پر مشتمل ہے؛ جبکہ ایک حصہ واجبات اور احکام و قوانین پر مشتمل ہے۔[12]

یہ قرآن مجید کی ایک کلّی تقسیم ہے۔

تفسیر قرآن مجید

تفسیر کا معنی ایک چیز سے پردہ ہٹانا اور اس کو روشن کرنا ہے۔

علم تفسیر، قرآن مجید سے مربوط ایک اہم اسلامی علم کا نام ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جو ہمارے لیے قرآن مجید کی آیات اور الفاظ کے معانی کو روشن کرتا ہے نیز قرآن مجید کے اصلی مفاہیم اور اللہ تعالی کے حقیقی پیغام کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ تفسیر، قرآن مجید میں استعمال ہونے والے مشکل اور نامانوس الفاظ جن سے آیات کے معانی اور مفاہیم کے سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کی تشریح ہے؛ یا ان آیات کی تشریح ہے کہ جن میں ابہام اور اجمال پایا جاتا ہے اور جو توضیح اور تفصیل کی متقاضی ہیں۔

---

[11] ” ما نزلت آیۃ الّا و اَنا علمتُ فیمن اُنزلت و این اُنزلت و علی مَن نزلت۔ اِنّ ربّی وَھَبَ لی قلباً عقولاً و لساناً ناطقاً۔“ ، تفسیر البرھان، جلد ۱، صفحہ ۱۷۔

[12] ” نَزَل القرآنُ اَثلاثاً : ثُلث فینا و فی عدوّنا، وثُلث سُنن و امثال، وثُلث فرائض و احکام۔“ ، تفسیر البرھان، جلد ۱، صفحہ ۲۱۔

قرآن مجید کے سب بڑے مفسر ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں کہ جو قرآنی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' اور مکتبِ وحی کے پروردہ اور خالص علم کے سرچشمے سے سیراب ہیں اور خداداد علم کے مالک ہیں۔

قرآن مجید کی تفسیر کے کئی اسلوب پائے جاتے ہیں' کہ جن میں سے ایک یہ ہے کہ احادیث کے ذریعے قرآنی آیات کی تفسیر کی جائے (تفسیر قرآن بالحدیث)۔ یعنی قرآنی آیات کے مفاہیم کو سمجھنے کے لیے ائمہ طاہرینؑ کی روایات پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ تفسیر قرآن کا ایک اور اسلوب تفسیر قرآن بالقرآن ہے؛ یعنی ایک خاص موضوع کی مشابہ تمام آیات کو ایک ساتھ رکھ کر ان آیات کے معانی و مفاہیم کو روشن کیا جائے' جیسے ایک آیت کی تفسیر بعض دوسری آیات کے ذریعے ایسے کی جائے کہ اس آیت کا مفہوم بالکل واضح ہو جائے۔ اس اسلوب کے ذریعے حتی متشابہ آیات کے مفاہیم کو بھی روشن کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف ایک جیسی آیات کو ساتھ رکھ کر کوئی نتیجہ نکالا جائے بلکہ یہ کام انتہائی دقت طلب اور توجہ طلب ہے۔ مرحوم علامہ طباطبائی نے "تفسیر المیزان" میں یہی اسلوب اپنایا ہے۔[13] جبکہ تفسیر برھان اور تفسیر نور الثقلین حدیثی اسلوب پر لکھی گئی تفاسیر ہیں۔ تفسیر قرآن مجید کے کئی اور اسلوب بھی پائے جاتے ہیں جیسے ادبی اسلوب اور عرفانی اسلوب۔

تفسیر بالرائے

بہت ساری روایات کے اندر "تفسیر بالرائے" سے منع کیا گیا ہے اور تفسیر بالرائے کرنے والوں کے لیے عذابِ جہنم کا وعدہ دیا گیا ہے۔

تفسیر بالرائے یہ ہے کہ انسان قرآن مجید کی تفسیر اپنی پسند ناپسند کی بنیاد پر کرے یعنی اپنے ذاتی خیالات اور نظریات کی بنیاد پر قرآن کی تفسیر کرے اور زبردستی اپنی رائے کے حق میں قرآنی آیات کی تاویل کریں۔ یعنی عقائد' احکام اور دوسرے مسائل میں قرآنی نظریے اور پیغام کی پیروی کرنے اور اس کے مطابق اپنے خیالات اور نظریات کو استوار کرنے کے بجائے اپنے ذاتی خیالات کو زبردستی قرآن پر

---

[13] ۔ تفسیر المیزان کے اسلوب سے مزید آگاہی کے لیے جناب علی الاوسی کی کتاب " روش علامہ طباطبائی در تفسیر المیزان" (فارسی ترجمہ سید حسین میر جلیلی) کا مطالعہ فرمائیں۔

ٹھونسنا اور انہیں قرآن کا پیغام قرار دینا تفسیر بالرائے ہے۔ علامہ طباطبائی کے بقول قرآن مجید کی اطاعت اور پیروی کو چھوڑ کر اپنے ذھنی اختراعات اور جلد بازی پر مبنی فیصلوں کو آیاتِ الٰہی کے معنی و مفہوم میں داخل کرنا تفسیر بالرائے ہے۔ کلامِ مجید کے ساتھ ایسا سلوک بیمار ذہن اور ناپاک خیالات کے مالک لوگوں کا شیوہ ہے جو باطل اور حرام ہے۔

محکم اور متشابہ

خود قرآن مجید اپنی آیات کو "محکمات" اور "متشابہات" میں تقسیم کرتا ہے۔ اور بیمار دل لوگوں کو متشابہات کا پیروکار قرار دیتا ہے۔ [14]

محکمات سے مراد وہ آیات ہیں کہ جن کے معانی اور مفاہیم بالکل واضح، روشن اور ہر قسم کے شک و شبہہ سے پاک ہوں نیز ان کو دوسرے احتمالات کی طرف لوٹانا بھی ممکن نہ ہو۔ لیکن متشابہات سے مراد وہ آیات ہیں کہ جو لفظ یا معنی کے اعتبار سے کئی وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں اور ان میں سے ہر احتمال کی طرف ان کو تاویل کرنا ممکن ہوتا ہے، البتہ ان کے اصلی مقاصد اور معانی کو سمجھنے کے لیے دلیل اور قرینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ محکم اور متشابہ کی کئی اور تعریفیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

بعض احادیث کی روشنی میں اہل بیت اطہار علیہم السلام آیات متشابہ کے اصلی مقاصد اور معانی کو جانتے ہیں، کیونکہ وہ "راسخون فی العلم" کے حقیقی مصداق ہیں۔

ناسخ اور منسوخ

قرآن مجید کبھی کسی حکم اور قانون کو بیان کرتا ہے لیکن کچھ مدت کے بعد ایک دوسری آیت کے ذریعے وہ حکم اور قانون کالعدم قرار پاتا ہے یا اس پر عملدرآمد روک لیتا ہے اور اس کی جگہ ایک نئے حکم اور قانون کو بیان کرتا ہے اور یوں پہلے والے حکم اور قانون پر عمل کے معینہ وقت کے خاتمے کا اعلان کرتا ہے۔ "نسخ" سے مراد یہی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک حکم اور قانون کی جگہ دوسرے حکم اور قانون کو تشریع کرنا۔ جس آیت کا حکم تبدیل ہو چکا ہو اس کو "منسوخ" اور جس آیت کے ذریعے پہلا

---

[14]۔ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ۔۔۔ (آل عمران، آیت ۷)

حکم تبدیل اور نیا حکم بیان کیا گیا ہو اس کو "ناسخ" کہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب میں ایسی ناسخ آیات ہمیں ملیں جو آیاتِ منسوخ سے پہلے موجود ہوں۔

پس ناسخ اور منسوخ آیات کی پہچان کے ذریعے ایک تو ہم ان کے معانی و مفاہیم کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور دوسرا اس عظیم آسمانی کتاب کی غلط اور انحرافی تفسیر و تاویل سے بچ سکتے ہیں۔ لہٰذا ایک مفسرِ قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ محکم و متشابہ، ناسخ و منسوخ اور عام و خاص آیات کو پہچانیں۔

نسخ کے ذریعے یہ جو حکمِ الٰہی تبدیل ہوتا ہے، اس کی وجہ زمان و مکان کے لحاظ سے مکلّفین کو پیش آنے والی مخصوص شرائط اور حالات ہیں کہ جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ ان کے لیے حکم کو تبدیل فرماتا ہے۔

مثلاً بعض آیتوں میں اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشرکین کی تکالیف اور اذیّتوں کے مقابلے میں صبر و تحمل اور عفو و درگزر سے کام لیں (جیسے مکّی دور میں نازل ہونے والی آیات)؛ جبکہ بعض دوسری آیتوں میں مشرکین کے مقابلے میں جہاد اور مقابلے کا حکم دیتا ہے (جیسے مدنی دور میں نازل ہونے والی آیات)۔ تو یہ دوسری قسم کی آیات پہلی قسم کی آیات کے لیے ناسخ ہیں۔

سورتوں کا تعارف

۱۔ فاتحہ (کھولنے والا، آغاز)

قرآن مجید کا آغاز کیونکہ اسی سورے سے ہوتا ہے اور یہ قرآن کا ابتدائی سورہ ہے اس لیے اس کو "فاتحہ" کہا جاتا ہے۔ جبکہ اس سورے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان ہوئی ہے اس لیے اس کا دوسرا نام "حمد" ہے۔اس کے علاوہ اس سورے کو "شکر" ، "وافیہ"[15] اور "نور" بھی کہا جاتا ہے۔اس سورے کا ایک اور نام "سبع مثانی" ہے، نیز اس کو "امّ الکتاب" بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: یہ ایک ایسا سورہ ہے کہ جس کے آغاز میں حمد و ثنا، درمیان میں اخلاص اور آخر میں دعا ہے۔[16]

اس سورے کی سات آیتیں ہیں۔ یہ سورہ بعثت کے تیسرے سال نازل ہوا ہے اور مکّہ میں نازل ہونے والا تینتالیسواں سورہ ہے۔ البتہ بعض علماء نے اس کو مکّہ میں نازل ہونے والا پہلا سورہ قرار دیا ہے۔

۲۔ بقرہ (گائے)

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۶۷ سے ۷۳ تک میں بنی اسرائیل کا وہ واقعہ بیان ہوا ہے جس میں اللہ ربّ العزّت نے ان کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا۔ بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ اور ان کے سوالات کا تذکرہ انہی آیات میں موجود ہے۔

مجموعی طور پر اس سورے میں مومنین، مشرکین، منافقین، حضرت آدمؑ کی خلقت، اہلِ کتاب کی بدعتوں،[17] حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کا واقعہ، حضرت ابراہیمؑ کے ذریعے خانہ کعبہ کی تعمیر، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ؛ نیز قصاص، وصیّت، مشرکین کے ساتھ قتال، نکاح، طلاق، سود کے مسائل

---

[15]۔ یعنی وہ جو کافی ہو۔

[16]۔ تفسیر البرھان، جلد ۱، صفحہ ۴۲۔

[17]۔ اصطلاح میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو "اہل کتاب" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں انبیائے کرامؑ آسمانی کتابوں کے مالک تھے۔

اور توحید کے بارے میں مشرکین کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کی گفتگو، قبلہ کی تبدیلی اور حج، وراثت، روزہ اور۔۔۔ کے احکام بیان ہوئے ہیں۔اس سورے کی آیت نمبر ۲۵۵ آیت الکرسی ہے۔

اس سورے میں ۲۸۶ آیات ہیں اور اس کی زیادہ تر آیتیں ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔

۳۔آلِ عِمران

عمران حضرت مریمؑ کے والد گرامی تھے۔ عمران کا خاندان ان افراد پر مشتمل تھا: عمران اور ان کی بیوی اور مریم اور عیسیٰؑ۔آیت نمبر ۳۳ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ نے آدم اور آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو پورے جہان میں سے چُن لیا۔

یہ سورہ ۲۰۰ آیتوں پر مشتمل ہے، اور ہجرت کے تیسرے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے میں توحید، دشمنوں کے مقابلے میں استقامت، انسان شناسی نیز جنگ بدر و جنگ اُحد اور ان جنگوں میں مسلمانوں کے نشیب و فراز کا تذکرہ بیان ہوا ہے۔ نیز اس سورے کی بعض آیتوں میں حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت اور نصاریٰ اور اہلِ کتاب سے بحث و مجادلہ کا بیان بھی ہے۔ اس کے علاوہ مخالفین اور یہودیوں کے طرزِ عمل کا بھی تذکرہ ہوا ہے، مجموعی طور پر یہ سورہ حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے لیے بشارت پر مشتمل ہے۔

۴۔ نِساء (خواتین)

اس سورے کی بعض آیات میں عورتوں کے ساتھ نکاح اور شادی کے احکام اور ان کے حقوق، خاندانی تعلقات، اختلافات کے لیے راہِ حل نیز وراثت، طلاق، قصاص اور دیات کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ آیت ۱۳۶ کے بعد منافقین کی روحانی کیفیت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

اس سورے کے دیگر موضوعات میں نماز، جہاد، ہجرت، گواہی، تجارت کے احکام اور اہلِ کتاب کے حالات نیز جاہلانہ رسومات کے بعد استوار اسلامی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کے تذکرے شامل ہیں۔ اور اسلام کے اجتماعی احکام اس سورے میں بیان ہوئے ہیں۔

یہ سورہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے اور اس میں ۱۷۶ آیتیں ہیں۔

۵۔ مائِدہ (دستر خوان)

اس سورے کی آیت نمبر ۱۱۲ اور ۱۱۵ میں حواریّون اور حضرت عیسیٰؑ کے پیروان؛ ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کے حضور دعا کریں کہ اطمینانِ کامل کی خاطر اللہ تعالیٰ آسمان سے ان کے لیے خوان اتارے۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں:

اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے آسمان سے کھانے کا ایک خوان نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے وہ دن عید اور تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

اس سورے کا دوسرا نام "عقود" یعنی پیمان ہے۔ یہ سورہ ۱۲۰ آیتوں پر مشتمل ہے۔ اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آخری سورتوں میں سے ہے۔ اس سورے میں ذکر ہونے والے عناوین میں توحید کے سائے میں اسلامی معاشرے کی تشکیل، خرافات اور شرک سے مقابلہ، صحیح اجتماعی تعلقات کا قیام اور ولایت کے موضوعات شامل ہیں۔ نیز حلال و حرام کے احکام، وضو، غسل، تیمّم اور حج وغیرہ کے مسائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آیت ۹۰ میں شراب اور قمار کی حرمت بھی بیان ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں عہد و پیمان اور حدود و قصاص کے مسائل نیز ہابیل و قابیل اور بنی اسرائیل کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں۔ کہ جو قانونی اور عدالتی مسائل کے زمرے میں شامل ہیں۔ آیت ۳ اور ۶۷ میں امامت اور غدیر خم کے واقعے کا ذکر ہے۔

۶۔ اَنعام (حیوانات اور چوپائے)

آیت ۱۳۶ سے ۱۴۴ تک گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، قربانی اور ان کے گوشت سے متعلق زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے عقاید، رسم و رواج اور طور طریقوں کو بیان کرنے کے بعد ان مسائل سے متعلق ان کے انحرافی اعتقادات کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے۔

اس سورے میں الوہیّت اور عبودیّت سے متعلق عقائد کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے اس لیے توحید، نبوت اور قیامت کے عقائد کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ بعض شرعی ذمہ داریوں کا تعیّن بھی کیا گیا ہے۔

اس سورے میں ۱۶۵ آیات ہیں۔ اس سورے کی ۶ آیتوں کے علاوہ باقی ساری آیتیں ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں۔ البتہ ایک اور قول کے مطابق آیت نمبر ۲۰، ۲۳، ۹۱، ۹۳، ۱۱۴، ۱۴۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳ مکّی آیات ہیں۔ یہ سورہ "سورہ حِجر" کے بعد نازل ہوا ہے۔ اس سورے کی تلاوت کی بہت فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ اور نماز حاجت میں اس سورے کو پڑھنے سے حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں جو "ختم انعام" کے نام سے مشہور ہے۔

۷۔ اَعراف (جنّت اور جہنم کے درمیان ایک جگہ)

آیت ۴۵ سے ۴۸ تک ایک ایسے گروہ کا ذکر ہوا ہے کہ جو قیامت کے دن اعراف میں ہوں گے، ان آیات میں اعمال اور پاداش کے بارے میں جنت والوں کے ساتھ ان کی گفتگو کا بھی ذکر ہوا ہے۔ ایک تفسیر کے مطابق ائمہ طاہرینؑ صاحبِ اعراف ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں نقل ہوا ہے:

"نحنُ الاعراف"؛ اعراف ہم ہیں کہ جو اپنے چاہنے والوں کو پہچانتے ہیں اور جو ہمیں پہچانیں اور ہم ان کو پہچانیں تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔[18]

---

[18] ۔ تفسیر البرھان۔ جلد ۲، صفحہ ۱۷۔

اس سورے میں زیادہ تر مشرکین کا تذکرہ ہے اور مومنین کا بھی تذکرہ ہے، نیز خدائی وعدے کے بارے میں انسانی تاریخ میں اس کے ساتھ پیش آنے والی سرنوشت کا بھی تذکرہ ہے۔علاوہ ازیں آخرت کے دن انسان کا انجام، عذاب، پاداش، عرش، قیامت اور قرآن وغیرہ کا تذکرہ بھی ہے۔اور آیت ۱۴۸ کے بعد گوسالہ پرستی کی صورت میں حضرت موسیٰؑ کی قوم کے اندر پیدا ہونے والے انحراف اور گمراہی کا ذکر بھی ہے۔اس سورے میں "یا بنی آدم" کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے کئی مرتبہ تہدید آمیز انداز میں انسانوں کو موردِ خطاب قرار دیا ہے۔ یہ سورہ ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور اس میں ۲۰۶ آیات ہیں۔

۸۔انفال (عالم طبیعت میں موجود عمومی وسائل اور ثروت[19])

اس سورے کی پہلی آیت میں غنائم اور عمومی ثروت و وسائل کے احکام بیان ہوئے ہیں کہ ان کا مالک کون ہے اور ان کو کیسے اور کس راہ میں خرچ کرنا چاہیے؟اس سورے کو "سورہ بدر" بھی کہا گیا ہے؛ کیونکہ مدنیہ منورہ ہجرت کے بعد جب رمضان المبارک ۲ ہجری میں جنگ بدر واقع ہوئی تو اس وقت یہ سورہ نازل ہوا تھا۔ اس سورے میں جہاد، مالِ غنیمت، انفال اور ہجرت کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ کے بقول سورہ انفال، کفار کی ذلّت کی علامت ہے۔

مسلمانوں کے پہلے مسلحانہ جہاد (جنگ بدر) کے بعد اس سورے کا نزول غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے اعمال کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا جائزہ پیش کرنے کے بعد ان کی بہترین اور مناسب رہنمائی فرمائی گئی ہے؛اور ایمان، ہجرت اور جہاد کے آثار کو واضح کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ۷۵ آیات پر مشتمل ہے اور نزول کے اعتبار سے اس کی ترتیب ۹۳ ہے۔

19۔ جیسے جنگل، دریا، نہریں، معدنیات، اور صحرا و بیابان وغیرہ۔

۹۔ تَوبَہ (اللہ تعالیٰ اور حق کی طرف واپسی)

اس سورے کی تیسری آیت میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اگر مشرکین گمراہی اور انحراف کے راستے سے واپس پلٹیں اور حق کو قبول کر لیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ اس سورے میں خصوصاً اس کی ابتدائی چالیس آیتوں میں مشرکین اور منافقین کے ساتھ اعلانِ جنگ اور ان کے لیے اتمامِ حجّت ہے۔ اور ان کو "آخری وارننگ" دی گئی ہے۔ اسی سخت لب و لہجے کی وجہ سے یہ سورہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے بغیر شروع ہوتا ہے۔

یہ ہجرت کے آٹھویں سال جبکہ ایک اور روایت کے مطابق نویں سال مدینہ منورہ میں نازل ہونے والے آخری سوروں میں سے ہے ۔ اور مختلف قبائل، گروہوں اور مخالف پارٹیوں کے ساتھ اسلامی حکومت کے طرزِ عمل نیز تعلقات اور عمل میں اسلامی سیاست کے طریقِ کار کے حوالے سے خاص اہمیت کا حامل سورہ ہے۔

مسلمانوں کی شہادت طلبی کے شوق اور "اِحدَی الحُسنَیَین" (فتح و غنیمت یا شہادت) تک پہنچے کا تذکرہ آیت ۵۲ میں ہے۔ جبکہ آیت ۱۰۷ میں مسجد ضرار کا واقعہ اور منافقین کی سازشوں کا بیان ہے۔

پیمان شکن مشرکین سے بیزاری کے اعلان کی مناسبت سے اس سورے کا دوسرا نام "برائت" بھی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اس سورے کے آغاز میں بسم اللہ نہیں ہے، کیونکہ بسم اللہ امنیت اور مہربانی کی علامت ہے جبکہ سورہ برائت میں امن و مہربانی اٹھائے جانے کا اعلان اور تلوار کی علامت ہے۔[20]

اس سورے میں تفصیل کے ساتھ منافقین کے حالات کو بیان کیا گیا ہے اور جہاد اور اقتصادی حوالے سے ان کے منافقانہ کردار سے پردہ اٹھایا گیا ہے اس وجہ سے اس سورے کو "فاضِحہ" یعنی رسوا کرنے والا بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سورہ ۱۲۹ آیات پر مشتمل ہے۔

---

[20]۔ مرحوم طبرسی کے بقول امام علیؑ کا فرمان ہے۔

۱۰۔یُونُس (ایک پیغمبر کا نام)

یہ سورہ جو ۱۰۹ آیات پر مشتمل ہے، ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے کی آیت ۹۸ میں حضرت یونسؑ کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ توحید، شرک، قرآن اور انبیائے کرامؑ کی رسالت کا تذکرہ اور مسلمانوں کی قوتِ قلب اور سرکش مخالفین کی عبرت کے لیے سابقہ امّتوں کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں، خصوصاً حضرت نوحؑ کی قوم کا واقعہ اور فرعون اور اس کی فوج کی ہلاکت اور ان کے دریائے نیل میں غرق ہونے کا واقعہ بھی آیت ۹۰ میں بیان ہوا ہے۔

سورہ یونس، سورہ اسراء کے بعد اور سورہ ھود سے پہلے نازل ہوا ہے۔ اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے اس کا شمار ۵۱ ہے۔

۱۱۔ھُود (ایک پیغمبر کا نام)

اس سورے کی آیت ۵۰ سے ۶۰ تک قومِ عاد کے پیغمبر حضرت ہودؑ کا تذکرہ ہوا ہے۔ یہ سورہ معارف الٰہی، احکام، عبادات اور خلقت کے آغاز و انجام کے بیان پر مشتمل ہے۔ آیت ۲۵ سے ۴۹ تک حضرت نوحؑ (قدرے تفصیل کے ساتھ)، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ ہوا ہے۔

یہ سورہ ۱۲۳ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے نویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے کی آیت ۱۱۲ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو استقامت کا حکم دیا ہے۔ اسی لیے حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔[21]

۱۲۔یُوسُف (ایک پیغمبر کا نام)

یہ سورہ ۱۱۱ آیات پر مشتمل ہے۔ اور یہ بعثت کے گیارہویں سال سورہ ھود کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے میں اللہ تعالیٰ حضرت یعقوبؑ کے فرزند حضرت یوسفؑ کی زندگی کے خواب دیکھنے سے

21۔ شَیَّبَتنِی سورۃُ ھود بمکان فاستقم کما اُمرتَ۔

لے کر مصر کی حکومت تک پہنچنے کے تمام سبق آموز واقعات کو تفصیل سے بیان فرماتا ہے۔اسی لیے یہ سورہ '' احسن القصص '' کے نام سے بھی مشہور ہے۔

اس سورے کی آخری آیات میں دوبارہ انبیائے کرامؑ کی دعوت اور ان کے مخالفین کے طرزِ عمل اور آخر کار اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے سائے میں انبیاءؑ کی کامیابی کا تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ مومنین کو راہِ حق پر گامزن ہونے میں اطمینانِ قلبی حاصل ہو سکے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ اس سورے میں چونکہ زلیخا کی فتنہ انگیزی کا تذکرہ ہے لہٰذا خواتین کو اس سورے کی تعلیم کے بجائے ''سورہ نور'' کی تعلیم دی جائے کہ جس میں وعظ و نصیحت اور پردے کے احکام بیان ہوئے ہیں۔[22]

۱۳۔رَعد (آسمانی گرج)

آیت ۱۲ اور ۱۳ میں آسمانی گرج' آسمانی بجلی اور کڑکڑاہٹ کا تذکرہ آیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کے کرشمے شمار ہوئے ہیں۔اس سورے کے کلی مباحث میں توحید' خلقت' بعثت اور سیدھی اور غلط راہ وغیرہ کے تذکرے شامل ہیں۔اس کے علاوہ وحی' قیامت اور قرآن مجید کی حقانیت کے بارے میں بھی بحث ہوئی ہے۔

آیت ۱۴ کے بعد حق کے قبول یا انکار کو گفتگو کا محور قرار دیا گیا ہے' نیز حق کو قبول کرنے اور اللہ کی خاطر اس راہ پر گامزن رہنے کے اچھے نتائج کو بیان کیا گیا ہے۔اور فرمایا گیا ہے کہ آخری کامیابی انہی لوگوں کا حق ہے کہ جو اللہ کے دین پر قائم رہتے ہیں۔

یہ سورہ ۴۳ آیات پر مشتمل ہے اور یہ ہجرت کے چھٹے سال سورہ محمد ﷺ کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔

۱۴۔اِبراہیم (ایک پیغمبر کا نام)

[22]۔ تفسیر برھان' جلد ۲' صفحہ ۲۴۲۔

آیت ۳۷ سے ۴۲ تک میں توحید کے علمبردار اور بت شکن پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کی دعوت اور ان کی زندگی کے بعض گوشوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ باقی آیات میں توحید' رسالت اور آخرت کے بارے میں بعض مطالب ذکر ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں قومِ بنی اسرائیل' قومِ عاد اور قومِ ثمود کے واقعات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور حق کو جھٹلانے والی قوموں کے عبرتناک انجام کو بھی بیان کیا گیا ہے۔اس سورے کی بعض آیات کو چھوڑ کر باقی پورا سورہ ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں سورہ نوح کے بعد نازل ہوا ہے۔ یہ سورہ ۵۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ حِجر (قومِ ثمود کی سرزمین کا نام)

حجر' مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے کہ جہاں قومِ ثمود زندگی گزارتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو ان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔

آیت ۸۰ میں اس قوم کی طرف سے پیغمبروں کے جھٹلائے جانے اور پھر ان کے عبرتناک انجام اور عذاب کا تذکرہ ہے۔

عبرت آموز اور تنبیہ آموز واقعات نیز نبوت کے معاملے میں دیگر اقوام کے واقعات بھی اس سورے میں بیان ہوئے ہیں؛ جیسے حضرت ابراہیمؑ' حضرت لوطؑ اور ابلیس کے واقعات وغیرہ۔اس کے علاوہ بعض آیات میں حضرت آدمؑ کی ابتدائی خلقت اور انسانوں کے ساتھ ابلیس کی دشمنی اور اس کی سازشوں کے بارے میں بھی کچھ مطالب بیان ہوئے ہیں۔

یہ ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا ۵۴واں سورہ ہے اور ۹۹ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۶۔ نَحل (شہد کی مکھی)

اس سورے کی آیت ۶۸ اور ۶۹ میں پہاڑ اور دیگر مقامات پر شہد کی مکھی' اس کی گھونسلہ سازی' پھولوں سے شہد کی تیاری اور اس شہد کے شفا بخش ہونے کو بیان فرمایا گیا ہے نیز اس تدبیر اور انجینئرنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہد کی مکھی کو کئے جانے والے الہام کا بھی تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں جیسے سمندر، کشتی، مچھلیاں، سمندری جواہرات، ستاروں کی روشنی، بارش اور جانور وغیرہ کا تذکرہ بھی اس سورے میں ہے، نیز وحی، بعثت، قیامت، مشرکین کے عقائد کا ردّ اور گزشتہ امتوں کے انجام کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس سورے کا دوسرا نام "نِعَم" (یعنی نعمتیں) ہے۔ نیز اس سورے میں بعض جاہلانہ رسومات اور عادتوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور پھر ان کی مذمّت کی گئی ہے۔

یہ سورہ کہف کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے، (البتہ اس کی بعض آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں) اور ۱۲۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۷۔ اِسراء (رات کا سفر اور چلنا)

اس سورے کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کا رات کی تاریکی میں مکّہ مکرمہ سے مسجد الاقصیٰ تک کے سفر کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ یہ سفر آپ ﷺ کے آسمانوں کی طرف عظیم معراج کا مقدمہ تھا، جو انسان کے کمال کی طرف حرکت کی علامت ہے۔ اس سورے کا دوسرا نام "سبحان" ہے، کیونکہ یہ "سبحان الّذی اَسریٰ۔۔۔" سے شروع ہوتا ہے۔

اس سورے میں مسلمانوں کے لیے عبرت کے طور پر بنی اسرائیل کی کمزوری، قوت، کامیابی اور شکست (عروج و زوال) کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے اس سورے کا ایک اور نام "بنی اسرائیل" بھی ہے۔ اس سورے میں خاندانی اور اجتماعی اخلاق پر مبنی چند ایک اخلاقی نکات بھی بیان ہوئے ہیں۔ سورے کے آخر میں قرآنی دعوت کے قبول کے انکار کے سلسلے میں مشرکین کے مختلف بہانوں کا تذکرہ ہے۔

یہ سورہ ۱۱۱ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آٹھویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۱۸۔ کہف (بڑا غار)

اس میں اصحابِ کہف کا واقعہ بیان ہوا ہے ' وہ غار نشین توحید پرست جو "دَقیانوس"[23] کے شرک آمیز نظام سے بچنے کی خاطر غار میں پناہ گزین ہو گئے تھے اور ۳۰۹ سال کی نیند اور نظام کفر کے خاتمے اور دقیانوس کے زوال کے بعد بیدار ہو کر اپنے شہر میں واپس لوٹے تھے۔ تفصیل کے لیے آیت ۹ سے ۲۶ تک کا مطالعہ کیجیے۔ اس کے علاوہ اس سورے کی آیت ۶۰ تا ۹۹ میں حضرت ذوالقرنین کا واقعہ نیز حضرت خضرؑ کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کے سفر کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ ان تمام حیرت انگیز واقعات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی اعجاز نمائی اور قدرت کے واضح آثار موجود ہیں۔ اس سورے کی آخری آیات میں کافروں کی تباہی اور جنت الفردوس میں صالحین کے عظیم اجر و پاداش کا تذکرہ ہے۔ اس سورے کو "حائلہ" بھی کہا گیا ہے ' کیونکہ یہ اہلِ قرآن کے لیے آتش سے نجات کا باعث ہے۔ علاوہ ازیں یہ سورہ چونکہ قرآن مجید کے بالکل درمیان میں ہے اس لیے اس کو "نصف القرآن" بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سورہ ۱۱۰ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ حدیث میں آیا ہے :

جو کوئی سونے سے پہلے اس سورے کی آخری آیت کی تلاوت کرے ' تو وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے بیدار ہو سکے گا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے :

جو کوئی ہر شبِ جمعہ کو اس سورے کی تلاوت کرے تو اس کو شہادت کی موت نصیب ہو گی اور قیامت کے دن شہداء کے ساتھ اس کو اٹھایا جائے گا۔[24]

۱۹۔ مَریَم (حضرت عیسیٰؑ کی والدہ)

اس سورے کی آیت ۱۶ سے ۳۵ تک حضرت مریمؑ کا تذکرہ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ نیز حضرت زکریاؑ ' حضرت یحییٰؑ ' حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ بھی ہوا ہے جبکہ دین ' آخرت اور توحید و شرک سے مربوط مطالب بھی بیان ہوئے ہیں۔ اس سورے کی تاثیر گزاری اور جذابیت نے حتی حبشہ

[23]۔ سرزمین روم کے شہر افسوس کے بادشاہ کا نام ہے کہ جو اسلام سے پہلے اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد زندگی گزارتا تھا۔
[24]۔ تفسیر البرھان ' جلد ۲ ' صفحہ ۴۵۵۔

کے مسیحی بادشاہ کو بھی متاثر کیا تھا جب حضرت جعفر بن ابیطالبؓ نے مسلمان مہاجرین کے ترجمان کی حیثیت سے بادشاہ نجاشی کے سامنے اس کی کچھ آیات کی تلاوت کی تھی۔اس سورے کے آخر میں متقین اور مجرمین کے لیے بہشت اور جہنم کی صورت میں ان کے انجام کو ایک بار پھر دہرایا گیا ہے۔

یہ سورہ ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں سورہ فاطر کے بعد نازل ہوا ہے اور ۹۸ آیات پر مشتمل ہے۔ یہ سورہ چونکہ ''کھیعص'' سے شروع ہوا ہے اس لیے اسی نام سے بھی اس کو یاد کیا جاتا ہے۔

۲۰۔طٰہٰ[طاھا] (پیغمبر اسلام ﷺ سے اشاروں میں خطاب)

اس سورے میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو موردِ خطاب قرار دے کر آپ ﷺ کے لیے حضرت موسیٰؑ کے حیرت انگیز واقعات اور ان کے فرعون اور اس کے جادوگروں سے مقابلے کے داستان کو بیان کیا گیا ہے، نیز سامری کی جانب سے گمراہ کن طریقے سے حضرت موسیٰؑ کے پیروکاروں کو کفر و شرک کی جانب دھکیلنے اور قومِ بنی اسرائیل کو فرعون کے ظالمانہ نظام سے نجات دلانے کے واقعات کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ پیغمبر اکرم ﷺ کو قوّتِ قلب اور مسلمانوں کو درس حاصل ہو سکے۔ سورے کے آخری حصے میں حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی گمراہی اور آدم و حوّا کو جنت سے نکالے جانے کا تذکرہ ہے۔

یہ مکّی سورہ ہے اور ۱۳۵ آیات پر مشتمل ہے۔ اس کو ''سورہ حکیم'' بھی کہا جاتا ہے۔ نیز ''سورہ کلیم'' بھی کہا گیا ہے، کیونکہ اس سورے میں حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کی زندگی کے واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

۲۱۔اَنبیاء (پیغمبران)

اس سورے کے آغاز میں دعوتِ انبیاء کی اساس، ان کے پیروکاروں اور مخالفین کے انجام اور دینِ توحیدی کے مقابلے میں مشرکین کی دشمنیوں کا تذکرہ ہے، نیز حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت نوحؑ، حضرت داودؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت اسماعیلؑ،

حضرت ادریسؑ، حضرت یونسؑ، حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں۔ سورے کے آخر میں توحید کے ساتھ ساتھ قیامت اور آخرت کے عقیدے کو بھی تمام انبیائے کرامؑ کی تبلیغوں کے بنیادی محور کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ سورہ ان معارف کے ساتھ گویا اپنے موافق اور مخالف دونوں گروہوں کے لیے اتمامِ حجت ہے نیز ان کے لیے ایک پیغام ہے کہ قیامت کے دن سب کے اعمال کا حساب و کتاب ہو گا۔

یہ مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا ۶۲واں سورہ ہے کہ جو بعثت کے چھٹے سال نازل ہوا ہے، اور ۱۱۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۲۲۔ حَجّ (ارادہ کرنا، فروعِ دین میں شامل ایک عبادت کا نام)

آیت ۲۶ سے ۳۷ تک کعبہ کی تعمیر اور اس کے فوائد نیز اجتماعی اور سیاسی عبادت حج کے اثرات اور اس عبادت کے اعمال کے بارے میں مطالب بیان ہوئے ہیں۔ ان آیات سے پہلے تقریباً دس آیات میں وقوعِ قیامت کی ہیبت اور عظمت کے بارے میں مطالب بیان ہوئے ہیں۔

آغاز آفرینش، معاد اور مشرکین کے ساتھ جدال اور جہاد جیسے موضوعات بھی اس سورے کے اہم مطالب ہیں۔ اس کے علاوہ چند ایک آیات میں دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا تذکرہ بھی ہے۔ نیز اتحاد و اتفاق کی دعوت اور بعض فقہی احکام بھی مذکور ہیں۔

یہ سورہ تین ہجری میں سورہ نور کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے اور ۷۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۲۳۔ مُؤمِنُون (ایمان والے)

یہ سورہ مومنین کی کامیابی کے اعلان کے ساتھ شروع ہوتا ہے (قد اَفلَحَ المؤمنون)، اور پھر ابتدائی گیارہ آیات میں مومنین کی صفات اور خصوصیات بیان ہوتی ہیں؛ جیسے نماز میں خضوع و خشوع، لغو اور بیہودہ کاموں سے پرہیز، زکات کی ادائیگی، پاکدامنی اور امانتداری کا خیال۔ اس کے بعد انسان کی خلقت، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، انبیائے کرامؑ کی دعوتوں اور معاد کے بارے میں مطالب بیان ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں

حضرت نوحؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور باقی انبیائے کرامؑ کی تبلیغ کے مقابلے میں ان کی امتوں کے رد عمل کا تذکرہ بھی اس سورے میں ہے۔

یہ سورہ ۱۱۸ آیات پر مشتمل ہے۔ یہ ہجرت سے پہلے نازل ہونے والا مکّی سورہ ہے اور سورہ انبیاء کے بعد نازل ہوا ہے۔

۲۴۔ نُور

اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور اور کائنات کی تجلّی بخش ہستی ہے، یہ بات آیت ۳۵ کے بعد والی آیات کے مطالعہ سے بخوبی روشن ہو جاتی ہے۔ جیسے یہ معروف آیت: "اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ۔۔۔" آیت ۱۱ میں "اِفک" کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ جس میں حضور اکرم ﷺ کی ایک بیوی پر تہمت لگائی گئی تھی۔

یہ مدنی سورہ ہے اور اس میں حدودِ الٰہی اور دیگر شرعی احکام اور قوانین بیان ہوئے ہیں؛ جیسے پردے کے احکام، معاشرتی آداب اور تربیتی احکام، گھروں میں داخل ہونے کے آداب، آنکھوں کو گناہوں سے بچانے کے احکام، عفت کی رعایت اور گھر سے باہر خواتین کے بن سنور کر جانے اور خود نمائی کرنے کی ممانعت وغیرہ شامل ہے۔ اس سورے کی آیت ۳۱ میں پردے کا حکم آیا ہے۔ مجموعی طور پر اس سورے کا پیغام یہ ہے کہ انسان اللہ کے دین کی پابندی اور اس کے انبیاء کی اطاعت کرے۔

یہ سورہ ۶۴ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت کے دسویں سال نازل ہوا ہے۔

حدیث میں آیا ہے: اس سورے کی تلاوت کے ذریعے اپنے خاندان اور بچوں کی پاکدامنی کی حفاظت کریں۔

نیز ایک اور حدیث میں آیا ہے: خواتین کو اس سورے کی تعلیم دیں کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔

۲۵۔ فُرقان (جدا کرنے والا)

فرقان، قرآن مجید کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ کتاب حق کو باطل سے اور ہدایت کو گمراہی سے جدا کرتی ہے۔ پہلی آیت ملاحظہ ہو۔

اس سورے میں گزشتہ انبیائے کرامؑ کی تبلیغ کے طریقہ کار اور نیک اور برے لوگوں کے انجام کو بیان کیا گیا ہے، تاکہ حضور اکرم ﷺ کو اسلام کی تبلیغ کی راہ میں روحانی تسکین اور مشرکین کی ضد اور ہٹ دھرمی کے مقابلے میں صبر و استقامت حاصل ہو سکے۔ علاوہ ازیں اس سورے میں قیامت اور اس دن انسان کی حسرت کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کے ضمیر جاگ جائیں اور وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ اس کے علاوہ اس سورے میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں جیسے سورج، دن رات، ہوا، سمندر وغیرہ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ آیت ۶۳ کے بعد چودہ آیات میں عباد الرحمٰن کی متعدد صفات بیان ہوئی ہیں جن میں نیک لوگوں کی نشانیاں ہیں۔

یہ مکّی سورہ ہے اور ۷۷ آیات پر مشتمل ہے۔

۲۶۔ شُعَراء (شاعر)

اس سورے کی آخری چار آیات میں بیہودہ گو اور بے عمل شاعروں کی مذمت اور یادِ خدا میں رہنے والے باعمل، باایمان اور موردِ ظلم قرار پانے کے بعد کامیابی سے ہمکنار ہونے والے شاعروں کی تعریف کی گئی ہے۔ یہ اس وقت کے معاشرے میں موجود عمومی سوچ کی سمت کو مشخص کرنے اور ایمان و عمل کی راہ میں شعری ہنر سے استفادہ کرنے کا طریقہ ہے۔

اکثر مکّی سوروں کی طرح اس میں بھی عقائد، توحید، نبوت، معاد، جنت اور جہنم کے بارے میں مطالب ذکر ہوئے ہیں۔ نیز حضرت موسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں۔ اور پیغمبر اکرم ﷺ اور دینِ مبینِ اسلام کے بارے میں بھی کچھ مطالب ذکر ہوئے ہیں۔

یہ سورہ ۲۲۷ آیات پر مشتمل ہے اور تقریباً بعثت کے چوتھے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ ''جامعہ'' اور ''طسم''[طا سین میم] اس سورے کے دیگر نام ہیں، جامعہ اس لحاظ سے کیونکہ اس سورے میں گزشتہ انبیائے کرامؑ کے بارے میں جامع انداز میں گفتگو ہوئی ہے، جبکہ طسم اس لحاظ سے کیونکہ اس سورے کا آغاز ان کلمات سے ہوا ہے۔

۲۷۔ نَمل (چیونٹی)

آیت ۱۸ میں حضرت سلیمانؑ اور جنّ و انس اور پرندوں پر مشتمل ان کی فرمانبردار فوج کے چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، تاکہ انسان چیونٹی کی خلقت کی عظمت میں غور و فکر کریں۔ حضرت سلیمانؑ کے واقعے کی وجہ سے اس سورے کا نام ''سلیمان'' بھی ذکر ہوا ہے۔ اس کا ایک اور نام ''طس'' بھی ہے کیونکہ اس سورے کا آغاز اسی لفظ سے ہوتا ہے۔

اس سورے میں بھی تدبر اور غور و فکر نیز تاریخ سے عبرت کی خاطر بعض انبیائے کرامؑ کے واقعات اور مشرکینِ مکّہ اور گزشتہ امتوں کے مشرکین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مومنین اور مخالفین کے انجام کی تصویر کشی بھی کی گئی ہے۔ آیہ ''اَمَّن یُجِیبُ۔۔۔'' بھی اسی سورے میں ہے (آیت ۶۲)۔

یہ سورہ ۹۳ آیات پر مشتمل ہے، اور ہجرت سے پہلے بعثت کے آٹھویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' دو مرتبہ آیا ہے، ایک مرتبہ سورے کے آغاز میں اور دوسری مرتبہ آیت ۳۰ میں کہ جس میں حضرت سلیمانؑ کی طرف سے ملکہ ''سبا'' کو لکھے گئے خط کا تذکرہ ہے۔

۲۸۔ قَصَص (داستان، قصے)

اس سورے میں حضرت موسیٰؑ کی ولادت سے نبوت تک اور پھر فرعون کے ساتھ ان کے مقابلے اور بنی اسرائیل کی نجات کے واقعات بیان ہوئے ہیں، نیز قارون کی مال دوزی اور پھر اس کا عبرتناک انجام بھی بیان ہوا ہے۔

یہ سورہ جو ہجرت سے پہلے تقریباً بعثت کے گیارھویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے‘اس میں اُس دور میں مسلمانوں کو پیش آنے والی سختیوں اور تکلیفوں کا فرعون کے زیرِ ستم بنی اسرائیل کو پیش آنے والی سختیوں اور تکلیفوں کے ساتھ ایک مقایسہ ہے‘علاوہ ازیں اس میں مسلمانوں کے لیے کامیابی‘ زمین کی وراثت‘ تاریخ کی امامت اور طاغوت کی شکست کی خوشخبری اور نوید بھی ہے۔

حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا الہام بخش واقعہ یہاں خوبصورت انداز میں حق و باطل کے درمیان جاری دائمی جنگ اور اس کے نتیجے میں حق کی آخری فتح کو بیان کرتا ہے۔

کلمہ ”قصص“ آیت ۲۵ میں آیا ہے‘کہ جہاں حضرت شعیبؑ کی بیٹی اپنے والد کے پاس جانوروں کے لیے کنویں سے پانی نکالنے میں حضرت موسیٰؑ کی مدد کی تعریف کرتی ہے اور پھر اس واقعے کو بیان کرتی ہے۔آیت ۷۶ کے بعد قارون کے تکبر اور اس کے مال کی جمع آوری کے طریقہ کار کی شدید مذمت کی جاتی ہے اور اس کے ذلّت آمیز انجام اور زمین میں دھنسے جانے کے واقعے کو بیان کیا جاتا ہے۔

یہ سورہ ۸۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۲۹۔ عنکبوت (مکڑی)

کافروں کو ان کے باطل اور انحرافی عقائد میں مکڑی کے ساتھ تشبیہ دینا کہ جن کے مکانات سب سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں اور معمولی ہوا کے جھونکے سے اجڑ جاتے ہیں‘اس سے مشرکوں اور ماٹریالسٹ کے اعتقادات کی بنیاد کا کھوکھلہ پن ہونا واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے خیالات کا دارو مدار سراب پر قائم ہے۔ آیت ۴۱ میں یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

یہ سورہ ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں سورہ روم کے بعد نازل ہوا ہے۔اس میں کلی طور پر ایمان لانے والوں کی راہ میں کھڑی کی جانے والی مخالفین کی رکاوٹوں‘ سازشوں اور فتنہ انگیزیوں کا تذکرہ ہے‘ اور پھر حضرت ابراہیمؑ اور باقی انبیائے کرامؑ کی زندگی اور اللہ کی راہ میں ان کی فداکاریوں کو بعنوانِ مثال پیش

کیا گیا ہے تاکہ مومنین کو دین کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف کے مقابلے میں صبر اور دین پر عمل کا درس دیا جائے۔

یہ سورہ ٦٨آیات پر مشتمل ہے۔

۳۰۔رُوم (ایک ملک کا نام)

اس سورے کے آغاز میں ایران کی شکست کے بعد روم کے فتح کی خبر دی گئی ہے۔ یہ پیشنگوئی اسلام کے ابتدائی دور کی ہے، جو درحقیقت اس دور کی دو سُپر پاور قوتوں پر مسلمانوں کی فتح و کامرانی کی خوشخبری ہے، اور اس وقت مشرکینِ مکّہ کے ظلم و ستم کی چکّی میں پسنے والے مسلمانوں کے لیے حوصلے کا باعث اور انسانیت کے تابناک مستقبل کی علامت ہے۔ اس کے علاوہ اس سورے کی پے در پے چند آیات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو زمین و آسمان میں موجود مخلوقات اور اشیاء کی مثالوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ پھر انسان کو اپنی خدا شناس فطرت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے (آیت ۳۰ اور ۴۲)۔ آخر میں معاد اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کے اہم مسئلے کو ایک بار پھر ذکر کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ٦٠ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا ۷۹واں سورہ ہے۔

۳۱۔ لُقمان

یہ سورہ جناب لقمان حکیم کے نام پر ہے۔ آیت ۱۲ سے ۲۰ تک حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو کی گئی انتہائی حکیمانہ نصیحتیں ذکر کی گئی ہیں، جو اللہ تعالیٰ، دین، لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور رفتار و کردار میں میانہ روی جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔

مجموعی طور پر یہ سورہ توحید، حکمت، معرفت اور معاد کے پیغامات پر مشتمل ہے۔ اس میں لوگوں کی انسانی فطرت کو موردِ خطاب قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کے ذریعے اس کی معرفت حاصل کر سکیں اور اس کی اطاعت میں سر تسلیم خم کرتے ہوئے دائمی سعادت تک پہنچ سکیں۔

یہ ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۳۴ آیات پر مشتمل ہے۔

۳۲۔ سَجدَہ (سجدہ کرنا)

اس سورے کی آیت ۱۵ میں ایمان والوں کی واضح نشانی بیان کی گئی ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھتے ہیں تو تعظیم اور شکرانے کے طور پر اس کے حضور سجدہ کرتے ہیں اور اس کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔ اس سورے کا دوسرا نام "مَضاجع" ہے۔[25] سجدہ والی آیت کی تلاوت پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ واجب سجدوں والے سوروں میں سے ایک یہی سورہ ہے۔

اس سورے کا کلی ہدف اور مقصد آغاز (مبدأ) اور انجام (معاد)، نبوت اور قرآن کے اوپر دلیل قائم کرنا اور دلوں سے شکوک و شبہات کو دور کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مومنین و فاسقین اور سزا و جزا کے بارے میں بھی کچھ مطالب کی طرف اشارہ ہوا ہے، اور بعنوانِ نمونہ حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

یہ سورہ ۳۰ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۳۳۔ اَحزاب (گروہ)

اسلام کے خاتمے کے لیے عرب کے تمام مشرک قبائل اور گروہوں نے مل کر مدینہ منورہ پر حملہ اور اس کا محاصرہ کیا تھا، جو جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے۔

مذکورہ فوجی لشکر کشی اور محاصرے نیز داخلی طور پر مدینے کے یہودیوں کی غداری اور سازش اور ان سب کے مقابلے میں مسلمانوں کے ردعمل اور نفسیاتی کیفیت اور پھر اس کے نتائج کو آیت ۹ سے ۲۷ تک میں بیان کیا گیا ہے، جو انتہائی سبق آموز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورے کا آغاز ہی کافروں اور منافقین کی اطاعت اور پیروی نہ کرنے کے حکم سے ہوتا ہے۔

اس کے بعد پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مومنین، منافقین اور اپنی ازواج سے تعلق اور اس حوالے سے کچھ اخلاقی اور تربیتی مطالب کو بیان کیا گیا ہے، کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ازواج لوگوں کے لیے نمونہ عمل ہیں لہٰذا

---

[25]۔ مضاجع یعنی سونے کے بستر۔ مومنین راتوں کو اللہ کی عبادت کی خاطر اپنے بستروں سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور اس کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔

ان کی نیکی یا برائی کا لوگوں پر کافی اثر پڑے گا اس لیے ان کی نیکی پر دوگنا ثواب اور برائی پر دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ آیت ۳۶ کے بعد رسول اکرم ﷺ کی اپنے منہ بولے بیٹے زید کی مطلقہ بیوی کے ساتھ شادی کے واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ آیت ۴۰ میں حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ سورے کے آخر میں منافقین کے نفاق سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس سورے میں قریش کے مردوں اور عورتوں کی برائیوں کا ذکر ہوا ہے۔

یہ سورہ ۷۳ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت کے چھٹے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔

۳۴۔ سَبَا

یہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں موجود ایک سرزمین اور قوم کا نام ہے، جن پر ایک عورت (بلقیس) حکمرانی کرتی تھی۔ آیت ۱۵ کے بعد بلقیس اور حضرت سلیمانؑ کے بعض واقعات اور نیز حضرت داودؑ کے واقعے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورے میں توحید، رسالت اور قیامت (تمام انبیائے کرامؑ کی تبلیغ کے محوری نکات) کے بارے میں چند آیات مذکور ہیں۔ اس کے علاوہ پیغمبر اکرم ﷺ کی عالمی رسالت کا تذکرہ آیت ۲۸ میں کیا گیا ہے، اور مجموعی طور پر اس سورے میں آپ ﷺ کی الٰہی تبلیغ کی حمایت کی گئی ہے۔

یہ سورہ ۵۴ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا ۸۳واں سورہ ہے۔

۳۵۔ فاطِر (ایجاد کرنے والا)

اس سورے کی پہلی آیت میں ان الفاظ کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی گئی ہے کہ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو ایجاد فرمایا۔ یہ پورے جہان کی اکائی اور آسمان کے نظام، منظوموں اور کہکشانوں کی خلقت کی طرف اشارہ ہے۔

اس سورے کا دوسرا نام "ملائکہ" ہے۔ سورے کی پہلی آیت میں فرشتوں کو رسول کہا گیا ہے، نیز انہیں اللہ تعالیٰ کے فرامین اور احکام کے جاری کرنے والی مخلوق کے طور پر یاد کیا گیا ہے۔

اس سورے میں توحید اور ربوبیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور زمین و آسمان میں موجود اس کی عظیم نعمتوں کا بیان ہے، یعنی اس میں انسان کی خلقت، شب و روز کے آنے جانے، نیز چاند، سورج، پانی، مچھلیوں اور سمندروں کے انسان کے لیے مسخر کئے جانے اور انسان کی اپنے نعمت گزار پروردگار کی طرف توجہ اور اس کی معرفت اور اطاعت کا بیان ہے۔

یہ سورہ ۴۵ آیات پر مشتمل ہے اور مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے البتہ اس کی بعض آیتیں مدنی ہیں۔

۳۶۔ یٰسٓ [یاسین] (یہ رموزِ قرآن میں سے ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ سے خطاب ہے)

یہ سورہ کہ جس میں حضور اکرم ﷺ سے کلام فرمایا گیا ہے، اس میں دین کی تین بنیادوں (توحید، نبوت اور آخرت) کے بارے میں مطالب بیان ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ تبلیغ اور دعوت کو قبول اور انکار کرنے کے حوالے سے لوگوں کے حالات کو بیان کیا گیا ہے، نیز قیامت کے دن منکروں اور متقین کے انجام کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بنجر زمین میں فصل، باغات اور پھلوں کے اگنے، نیز مخلوقات کی زوجیت، شب و روز، چاند، سورج اور سمندروں میں کشتیوں کی حرکت وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔ یاسین حضور اکرم ﷺ کے القابات میں سے ایک لقب ہے۔ اس سورے کو "حبیب نجّار" بھی کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرامؑ کی تبلیغ اور دعوت کی حمایت کرنے والا ایک مومن، کہ جن کا ذکر تیرھویں آیت کے بعد ہوا ہے۔

یہ سورہ "قرآن کا دل" بھی کہلاتا ہے۔ نیز "ریحانۃ القرآن" کے نام سے بھی معروف ہے۔ اس کے علاوہ اس سورے کو "دافعہ" اور "مُعمّمہ" بھی کہا گیا ہے۔

یہ سورہ ۸۳ آیات پر مشتمل ہے اور مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا ۵۹ واں سورہ ہے۔

۳۷۔ صافّات (صف باندھنے والے)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ صف بستہ فرشتوں یا صف بستہ مجاہدین یا صف بستہ پرواز کرنے والے پرندوں یا صف بستہ نمازیوں کی قسم کھاتا ہے۔ (صافّات کی تفسیر میں بیان شدہ اقوال کے مطابق)۔

اس سورے کا لبّ لباب توحید کا بیان اور مشرکوں کے نظریات جن میں بطور خاص جنّ یا دیگر مخلوقات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رشتہ داری وغیرہ کے حوالے سے ان کے باطل عقائد کا ردّ ہے۔ قیامت، جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذاب کا بیان اس سورے کے دیگر موضوعات ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت نوحؑ کا واقعہ، حضرت اسماعیلؑ کی قربانی پر مبنی حضرت ابراہیمؑ کے امتحان کا واقعہ، نیز حضرت لوطؑ، حضرت یونسؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے واقعات کی طرف بھی اشارہ ہوا ہے۔

یہ سورہ ۱۸۲ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۳۸۔ ص [صاد] (یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔)[26]

اس سورے کا اہم موضوع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کے اندر توحید اور عبادت میں اخلاص کی دعوت پر مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے اس دعوت کے حامی اور مخالف گروہوں کا نقطہ نظر اور حق و باطل کے درمیان جنگ اور ان کا انجام روشن ہے۔ اس کے علاوہ قیامت، انسان کی خلقت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا سجدے سے انکار نیز لوگوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لیے انسانوں کے ساتھ اس کی دشمنی اور صرف خالص لوگوں کا ابلیس کے دھوکے سے نجات حاصل کرنے کا بیان اس سورے کے دیگر مطالب ہیں۔

یہ سورہ ۸۸ آیات پر مشتمل ہے اور تقریباً بعثت کے چوتھے یا پانچویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۳۹۔ زُمَر (زُمرہ کی جمع؛ یعنی گروہ)

آیت ۷۰ سے سورے کے آخر تک قیامت کے دن کافروں اور متقین کی سزاؤں اور انعامات کا تذکرہ ہے کہ اس دن ان کو گروہوں کی صورت میں ان کی دائمی منزل (جنت یا جہنم) کی جانب لے جایا جائے گا۔

[26]۔ بعض سوروں کے آغاز میں ذکر ہونے والے حروف مقطعات کے متعدد معانی بیان ہوئے ہیں کہ جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک راز پر مبنی گفتگو ہے۔

اس سورے کا دوسرا نام ''غُرَف'' (کمرے) ہے' کیونکہ آیت ۲۰ میں جنتی لوگوں کو دیئے جانے والے کئی منزلہ غرفوں (کمروں) کا تذکرہ آیا ہے۔ نیز اس سورے کو ''سورۃ العرب'' بھی کہا جاتا ہے۔

اس سورے میں اللہ تعالیٰ کی خاطر دین میں اخلاص' قلوب کو حق کی قبولیت کے لئے تیار کرنے اور دنیا اور آخرت میں مومنین اور مشرکین کے حالات کے مقایسے پر مبنی مطالب بیان ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ سورہ سزا و جزا اور آخرت کے دن انسان کے دنیوی اعمال کے نتائج کے بیان پر مشتمل ہے۔

یہ مکّی سورہ ہے اور ۷۵ آیات پر مشتمل ہے۔

۴۰۔ مُؤمِن (ایمان والے)

آیت ۲۷ کے بعد ''مؤمن آل فرعون'' کا تذکرہ ہوتا ہے' ایک ایسا مرد جو فرعون کے طاغوتی نظام کے اندر ہونے کے باوجود مخفیانہ طور پر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لاتا ہے اور حکومتی اجتماعات کے اندر حضرت موسیٰؑ کے حق میں بات کرتا تھا اور فرعون اور فرعونیوں کی خیانتکارانہ سازشوں کا مقابلہ کرتا تھا۔

اس سورے کا دوسرا نام ''غافِر'' ہے' یعنی گناہوں کو بخشنے والا اور خطاؤں سے درگزر کرنے والا۔ کیونکہ تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ کی اسی صفت کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس سورے کا ایک اور نام ''طَول'' ہے' جس کا مطلب پایدار نعمت ہے' اسی تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ کے لیے ''ذی الطَّول'' (بڑے انعام والا) کی صفت بھی ذکر ہوئی ہے۔

سورے کے دیگر مطالب میں حق و باطل کے طرفداروں کے مابین جنگ و اختلاف' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی قدرتِ مطلقہ' گزشتہ ظالموں اور باطل طاقتوں کی شکست کا راز' حضرت موسیٰؑ کی دعوت اور قیامت کے دن اعمال کے حساب سے انسانوں کی تقسیم وغیرہ شامل ہے۔

یہ مکّی سورہ ہے اور ۸۵ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت سے پہلے نازل ہوا ہے۔

۴۱۔ فُصِّلَت (کھول کر بیان شدہ' فصل فصل)

دوسری آیت میں ارشاد ہوا ہے: ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، ایک عربی (زبان کا) قرآن علم رکھنے والوں کے لیے۔

اس سورے کو ''مصابیح'' بھی کہا جاتا ہے، جس کا مطلب چراغ ہے؛ کیونکہ آیت ۱۲ میں ستاروں کے ذریعے آسمان پر چراغاں کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس سورے کا ایک نام ''حم سجدہ'' بھی ہے۔

قرآن مجید کا نزول، حضور اکرم ﷺ کی رسالت، وجود باری تعالیٰ، آخرت، وحی اور توحید اس سورے کے دیگر موضوعات ہیں۔ یہ سورہ دنیا و آخرت میں اور بندوں کے حساب و کتاب کے دوران جھوٹوں اور ظالموں کی ہلاکت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت مطلقہ کی نشانی ہے۔

یہ سورہ ۵۴ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۴۲۔ شُوریٰ (مشورہ)

آیت ۳۸ میں مختلف امور اور کاموں کی انجام دہی میں دوسروں کے ساتھ مشورہ کرنے کو متقی، نمازی اور انفاق کرنے والے مومنین کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اس سورے کو ''حم، عسق'' بھی کہا گیا ہے۔

اس سورے کے موضوع کا محور وحی اور اس کا پیغام اور لوگوں کی طرف سے اس کو قبول کرنے یا انکار کرنے کی حالت ہے، نیز اس میں اللہ تعالیٰ کی بعض نشانیاں، اعمال اور سیدھے راستے پر چلنے کے نتائج بیان ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آخرت اور ابدی زندگی اور اس جہان کے پاداش نیز اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

یہ ہجرت سے ایک سال پہلے نازل ہونے والا مکّی سورہ ہے اور ۵۳ آیات پر مشتمل ہے۔

۴۳۔ زُخرُف (زیور اور زینت)

آیت ۳۳ سے ۳۵ تک دنیا کے پر فریب مادی جلوؤں اور اس کی زینتوں کا ذکر ہوا ہے :

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (کافر) لوگ سب ایک ہی جماعت (میں مجتمع) ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمٰن کے منکروں کے گھروں کی چھتوں اور سیڑھیوں کو جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی سے' اور ان کے گھروں کے دروازوں اور ان تختوں کو جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں' چاندی اور سونے سے بنادیتے اور یہ سب دنیاوی متاع حیات ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے ہاں اہل تقوی کے لیے ہے۔

ان بیانات کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ گویا آخرت اور باقی رہنے والے اعمال کی قدر و قیمت لوگوں کے سامنے ظاہر فرماتا ہے' اور مشرکوں کے بے بنیاد اعتقادات کے بارے میں گویا بحث و جدل فرماتا ہے اور ان کے آباؤاجداد کے باطل بے بنیاد عقائد کی مذمت فرماتا ہے تاکہ ایمان کی راہ ہموار ہو سکے۔

اس کے علاوہ اس سورے میں فرعون کے غلط اور تحقیر آمیز رویے اور چیزوں کی اہمیت اور قدر و قیمت کے تعین میں ان کے غلط معیار اور طریقہ کار کو بیان کیا گیا ہے' نیز حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کو اس سلسلے میں بطور نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔

اس سورے کے دیگر مذکورہ مسائل میں خرافی اعتقادات کی تصحیح' مشرکوں کے ساتھ توحیدی پکار' قیامت کی نشانیاں' انبیائے کرامؑ کی نبوت خصوصاً حضرت ابراہیمؑ' حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی رسالت شامل ہے۔

یہ سورہ ۸۹ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے تقریباً پانچویں یا چھٹے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۴۴۔ دُخان (دھواں)

دسویں آیت میں ارشاد ہے :

" آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لے کر آئے گا' جو لوگوں پر چھا جائے گا' یہ عذاب دردناک ہو گا۔"

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دھواں قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ جبکہ بعض دوسرے لوگوں نے کہا ہے : قیامت کے دن عذاب کے طور پر ایسا دھواں اٹھے گا جو منافقوں کی آنکھوں اور کانوں کو پر کرے گا۔ بعض دیگر لوگوں نے کہا ہے : اس دنیا کا آغاز دھواں جیسے مادے سے ہوا تھا' اس کا انجام بھی گیس اور دھواں پر ہو گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ عملی طور پر پیش آیا تھا کہ پیغمبر کی دعوت کو جھٹلانے اور ان سے منہ پھیرنے کی وجہ سے انہیں ایسی قحط سالی اور تنگدستی کا سامنا کرنا پڑا تھا کہ جب وہ لوگ اپنی کمزور نگاہوں سے آسمان کی جانب نظر دوڑاتے تو انہیں وہاں دھواں ہی دھواں نظر آتا۔ بہر حال حقیقت جو بھی ہو' اس سورے میں ان لوگوں کو خبر دار کیا گیا ہے' کہ جو قرآن اور حق کی دعوت میں شک کرتے ہیں' اور انہیں دنیا اور آخرت میں عذاب سے متنبہ کیا گیا ہے۔

اس سورے میں حضرت موسیٰؑ کے واقعے اور فرعون کے انجام کو دنیوی عذاب کا ایک نمونہ اور جہنم کے مختلف عذاب کو اخروی عذاب کا ایک نمونہ قرار دیا گیا ہے' نیز متقی لوگوں کے اجر و پاداش کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ۵۹ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے چوتھے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے کو واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھنے کی سفارش ہوئی ہے۔

۴۵۔ جاثیہ (گھٹنوں کے بل گرا ہوا)

قیامت کے دن ہر امت اپنے نامہ اعمال کے حساب کے لیے گھٹنوں کے بل گر کر آئے گی' جس کو ۲۸ویں آیت میں "جاثیہ" کی تعبیر کے ساتھ ذکر فرمایا گیا ہے' جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی پوری قدرت اور سلطنت کی علامت ہے۔

یہ سورہ توحید' پیغمبر اکرم ﷺ کی شریعت اور اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں میں غور و فکر کے ضروری ہونے کے ذکر کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے منہ موڑنے والے متکبر اور گمراہ

لوگوں کو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے 'اور آخر میں نامہ اعمال کے لکھے جانے اور قیامت کے دن اس کے حساب لیے جانے اور پھر اخروی عذاب کے تذکرے کے ساتھ سورے کا اختتام ہوتا ہے۔

اس سورے کو "شریعت" (آئین) اور "دھر" (زمانہ) بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مکّی سورہ ہے 'اور ۳۷ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آٹھویں سال نازل ہوا ہے۔

۴۶۔ اَحقاف (یمن کے نزدیک قوم عاد کی سرزمین کا نام)

آیت ۲۱ میں آیا ہے: "اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کیجیے جب انہوں نے احقاف (کی سرزمین) میں اپنی قوم کو تنبیہ کی۔" احقاف سعودی عرب کے جنوب میں واقع تھا لیکن اب اس کے آثار بالکل ناپید ہو چکے ہیں اگرچہ قرآن کے نزول کے زمانے میں اس کے کچھ نہ کچھ آثار باقی تھے۔

مکّہ کے آس پاس قومِ ہود اور بعض دوسری قوموں کی ہلاکت کا تذکرہ' نیز جنّوں کے ایک گروہ کے ایمان لانے کا تذکرہ' اور معاد' توحید' نبوت' والدین کا احترام اور ان کے حقوق' نعمتوں کی شکر گزاری وغیرہ اس سورے کے دیگر مطالب ہیں۔ اس سورے کے آخر میں حضور اکرم ﷺ کو صبر اور بردباری کی تلقین کی گئی ہے۔

یہ سورہ مکّی ہے اور ۳۵ آیات پر مشتمل ہے۔

۴۷۔ مُحمَّد ﷺ (پیغمبر اسلام کا اسم مبارک)

حضرت محمد ﷺ کا نام اس سورے کی دوسری آیت میں آیا ہے۔ اس سورے میں کافروں اور ان کے طریقہ کار اور عمل کو بیان کیا گیا ہے' نیز مومنین اور ان کے نیک اعمال اور ان کی پاک صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مومنوں پر نازل شدہ نعمتوں اور کافروں کی سختیوں کا تذکرہ ہے۔ اس سورے میں دنیا اور آخرت میں حق اور باطل کے دو گروہوں کا آپس میں مقایسہ پیش کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کافروں کی جانب سے جان بوجھ کر پیغمبر اکرم ﷺ اور اللہ کے دین کی مخالفت کرنے سے وہ خود نقصان میں رہیں گے۔

اس سورے کا دوسرا نام ''قتال'' ہے، کیونکہ کفار کے ساتھ جنگ کا واضح پیغام اور ان کے مقابلے میں دوٹوک موقف اپنانے کا حکم، ان سے فدیہ لینے اور انہیں جنگی قیدی بنانے کا حکم اس انقلابی سورے کی آیات میں بالکل واضح ہے۔ جیسا کہ اس سورے کے اندازِ بیاں سے ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ سورہ مدینے میں مسلمانوں کی قوت و قدرت اور شان و شوکت کے زمانے میں نازل ہوا ہے۔

یہ سورہ ۳۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۴۸۔ فتح (کامیابی)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضور اکرم ﷺ کو ملنے والی عظیم فتح کا ذکر کیا گیا ہے، ایک ایسی بڑی سیاسی فتح جو ''صلح حُدیبیہ'' کے موقع پر حاصل ہوئی۔ پیغمبر اکرم ﷺ ۱۴۰۰ افراد کے ساتھ مشرکین سے جنگ کے ارادے سے نکلے، کہ جس میں بظاہر کامیابی اور صحیح سلامتی واپسی کی زیادہ امید نہیں تھی، لیکن آخر کار دس سالہ جنگ بندی کے معاہدے اور کچھ دوسری شرائط کے ساتھ بغیر کسی جنگ کے واپس مدینہ لوٹ آئے۔[27] یہ واقعہ چھٹی ہجری کے آخر میں پیش آیا تھا، جس سے بعد میں مسلمانوں کو بہت سے سیاسی فائدے حاصل ہوئے۔علاوہ ازیں اسی صلح حدیبیہ کی وجہ سے بعد میں مسلمانوں کو بہت سی فتوحات بھی حاصل ہو گئیں، جیسے سات ہجری میں فتح خیبر، اور آٹھ ہجری میں فتح مکہ جس میں دس ہزار مسلمان شریک تھے اور جس کے نتیجے میں بہت سے مشرکین دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس سورے کی ۲۷ ویں آیت میں فتح مکہ کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ یہ ہے وہ ''فتح مبین'' کہ جس کی وجہ سے یہ سورہ اس نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ اس سورے میں زیادہ تر مسلمانوں کے داخلی مسائل کا تذکرہ ہے جیسے لوگوں کی بیعت، آرام پسند افراد اور بہانہ تراش لوگوں کی باتیں، نیز ماضی میں لوگوں کی جاہلانہ عادات اور پیغمبر اکرم ﷺ کے دکھائے ہوئے تقویٰ پر مبنی راستے وغیرہ کا تذکرہ۔ بیعت رضوان کا تذکرہ اٹھارویں آیت میں آیا ہے۔ آخری آیت میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے بیان

---

[27]۔ واضح رہے کہ ٹھوس تاریخی شواہد کی بنیاد پر پیغمبر اکرم ﷺ سن چھ ہجری میں عمرہ ادا فرمانے کی نیت سے چودہ سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکّہ مکرمہ کی جانب نکلے تھے نہ جنگ کی نیت سے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس سفر میں آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے کوئی جنگی ساز و سامان اپنے ہمراہ نہیں لیا سوائے ایک ایک تلوار کے جو اس وقت عام طور پر لوگ ساتھ رکھتے تھے۔ (مترجم)

کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی صفات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے، جیسے ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ'' پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی کافروں کے ساتھ سخت گیر، جبکہ آپس میں مہربان اور رحم دل ہیں۔

یہ سورہ چھ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے اور ۲۹ آیات پر مشتمل ہے۔

۴۹۔ حُجُرات (کمرے)

چوتھی آیت میں ایسے بے عقل لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو ادب اور اخلاق کا خیال رکھے بغیر حجروں کے باہر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے تھے۔

اس سورے میں مسلمانوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادب اور اخلاق کی رعایت اور ان سے آگے نہ بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور سنی سنائی باتوں اور پروپیگنڈوں پر کان نہ دھرنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے اور بعض دوسرے اجتماعی احکام بھی بیان ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ ایک اخلاقی سورہ ہے کہ جس میں تمسخر اور مذاق اڑانے، بدگمانی، تجسّس اور غیبت وغیرہ سے روکا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تمام انسانوں کو ایک ماں باپ کی اولاد قرار دی ہے جبکہ فضیلت اور برتری کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔ '' اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ'' ؛آیت ۱۳۔

یہ مدنی سورہ ہے اور اٹھارہ آیات پر مشتمل ہے، اور ہجرت کے ساتویں سال نازل ہوا ہے۔

۵۰۔ ق (آغاز سورہ کا ایک رمزی حرف)

کلی طور پر اس سورے کا مضمون معاد اور قیامت کے دن لوگوں کے حالات کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ساتھ انسان کی خلقت سے موت تک اور موت کے بعد کی زندگی کے حالات اور آفرینش کے بعض امور اور اللہ تعالیٰ کی کچھ نعمتوں کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ اور اس میں حق کو جھٹلانے والی بعض ایسی قوموں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگئے، جیسے قومِ نوحؑ، قومِ ثمود، اصحابِ رسّ وغیرہ۔

یہ سورہ بعثت کے پانچویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۴۵ آیات پر مشتمل ہے۔ اس سورے میں لوگوں کو مشرکین کی باتوں کے مقابلے میں صبر و استقامت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس سورے کو ''باسقات'' بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ دسویں آیت میں کھجور کے بلند و بالا درختوں کا ذکر آیا ہے۔

۵۱۔ ذارِیات (بکھیر کر اڑانے والی چیز)

قسم ہے گرد و خاک یا بادلوں کو بکھیر کر اڑانے والی ہواؤں یا فرشتوں کی۔ پہلی آیت میں ذکر شدہ مطلب کے اندر کائنات میں فرشتوں یا ہواؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عمومی تدبیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اس سورے میں معاد اور اس عقیدے کی وجہ سے انسان کی دنیوی زندگی پر مرتب ہونے والے تربیتی آثار، متقین کی صفات، حضرت ابراہیمؑ کی مہمانی، حضرت موسیٰؑ و فرعون اور قوم عاد، قوم ثمود اور قوم نوح کے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز عالمِ خلقت میں عمومی زوجیّت اور انسانوں اور جنوں کے مقصدِ خلقت یعنی ''عبادت'' (آیت ۵۶) کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور آخر میں ظالموں اور کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے۔

یہ بعثت کے ساتویں سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا ۶۷ واں سورہ ہے اور ۶۰ آیات پر مشتمل ہے۔

۵۲۔ طور (ایک پہاڑ کا نام)

پہلی آیت میں وادی سینا میں واقع مقدس پہاڑ کوہ طور کی قسم کھائی گئی ہے کہ جو حضرت موسیٰؑ کی اپنے پروردگار کے ساتھ مناجات کا مقام ہے۔[28]

یہ سورہ قیامت، جنّت و دوزخ اور اہلِ بہشت کے لیے بے پایان نعمتوں اور اہلِ دوزخ اور کافروں کے لیے طرح طرح کے عذاب کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ نیز اس سورے میں مشرکین کے ساتھ مجادلہ

[28]۔ طور سینا کہ جس کو کوہ بیت المقدس بھی کہا جاتا ہے، یہ مصر اور ایلہ کے درمیان واقع ہے اور یہی وہ مقام تھا کہ جہاں حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کے لیے تجلّی نورِ الٰہی کا واقعہ پیش آیا تھا۔

اور دلائل اور ایمان لانے میں ان کے ٹال مٹول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' اور مشرکانہ طرز تفکر کی مذمت کی گئی ہے 'اور آخر میں مشرکوں کی تہمتوں اور الزامات کے مقابلے میں صبر و تحمل کی دعوت بھی دی گئی ہے۔

یہ سورہ بعثت کے چوتھے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۴۹ آیات پر مشتمل ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ اس سورے کی زیادہ تلاوت کرنے سے انسان کو قید سے رہائی مل سکتی ہے۔

۵۳۔ نَجم (ستاہ)

اس سورے کے آغاز میں ستارے کے غروب کی قسم کھائی گئی ہے۔

اس سورے کا کلی مقصد تین ارکان "اللہ تعالیٰ کی ربوبیت" "نبوت" اور "معاد" کو بیان کرنا ہے۔ نیز اعلانِ وحی اور مشرکوں کی مذمت' انسان شناسی' توحید اور انذار بھی اس سورے کے موضوعات ہیں۔ مجموعی طور پر اس سورے میں دعوتِ حق کو قبول کرنے کی تعریف اور قرآن و پیغمبر سے روگردانی کی مذمت کی گئی ہے۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ "نجم" سے مراد پیغمبر اکرم ﷺ کا نورانی وجود یا قرآن مجید کا نورانی نزول ہے کہ جو انسانوں کے لیے نازل ہوا۔ اس سورے کی ابتدائی آیات میں حضور اکرم ﷺ کے معراج اور معنوی مقام "قاب قوسین" اور تقرّب الٰہی تک آپ ﷺ کی رسائی کو بھی بیان کیا ہے۔

یہ مکی سورہ ہے اور ۶۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۵۴۔ قَمر (چاند)

پہلی آیت میں مشرکوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی دکھلانے کی درخواست پر پیغمبر اکرم ﷺ کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے والے معجزے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اس سورے میں کلی طور پر مختلف بہانے بنا کر حق کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے' اور گزشتہ امتوں میں سے حق جھٹلانے والی قوموں کی ہلاکت کی مثال پیش کی گئی ہے جیسے قوم نوح' قوم عاد' قوم ثمود' قوم لوط اور آل فرعون۔ اور آخر میں اہلِ دوزخ مجرموں کی سختیوں اور جنتی متقین کی آسائشوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بہت سی آیات میں نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کے آسان ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ مکی سورہ ہے اور بعثت کے چوتھے سال نازل ہوا ہے اور ۵۵ آیات پر مشتمل ہے۔

۵۵۔ رَحمٰن (مہربان)

رحمٰن اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک نام ہے جس نے قرآن سکھایا' انسان کو پیدا کیا اور بولنا سکھایا۔

سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو موردِ خطاب قرار دے کر کائنات کی خلقت' دنیا اور بہشت میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور گوناگوں نعمتوں اور اہلِ دوزخ کی سختیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اور اس مختصر سے سورے میں ۳۱ مرتبہ " فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ" کے ذریعے اللہ تعالیٰ جنّ و انس سے سوال فرماتا ہے کہ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟!

یہ سورہ ائمہ اہل بیتؑ اور پیغمبر اکرم ﷺ کی روایات میں "عروس قرآن" کے نام سے معروف ہے۔ اس سورے کا دوسرا نام "آلاء" (یعنی نعمتیں) ہے کیونکہ اس میں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کا بار بار تکرار ہوا ہے۔

اس سورے کو بعض لوگوں نے مکی اور بعض نے مدنی قرار دیا ہے' اور یہ ۷۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۵۶۔ واقعِۃ (اتفاق' حادثہ)

واقعہ قیامت کا ایک نام ہے' ایک ایسا حادثہ جو ضرور واقع ہو گا' اس کے آغاز میں اس دن کے واقع ہونے اور اس کے آثار کی خبر دی جاتی ہے اور سورے کے اختتام تک اہلِ بہشت اور اہلِ دوزخ کے حالات کو بیان کیا جاتا ہے۔

ایک مقام پر اللہ کی جانب سے نازل ہونے کے اعتبار سے قرآن کریم کی اہمیت اور پاک لوگوں کے علاوہ باقی لوگوں کے لیے اس کے چھونے کے جائز نہ ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سورے میں انسانوں کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے : اصحاب یمین (دائیں طرف والے)، اصحاب شمال (بائیں طرف والے) اور سابقون۔

یہ سورہ بعثت کے شروع میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۹۶ آیات پر مشتمل ہے۔ اس سورے کی تلاوت کی بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔ حدیث میں اس سورے کو "سورہ امیر المؤمنین" بھی کہا گیا ہے۔[29]

۵۷۔ حدید (لوہا)

آیت ۲۵ میں کتاب اور میزان (مکتب اور عدالت اجتماعی کی علامت) کے ذکر کے ساتھ لوہے کو طاقت اور فائدے کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت میں لوہے کی تاویل اسلحہ، امام اور حضرت امام زمانہؑ کے ساتھ ہوئی ہے۔[30]

اس سورے کا اصلی ہدف اللہ کی راہ میں انفاق کی حوصلہ افزائی ہے کہ جس کا سرچشمہ ایمان اور تقویٰ ہے۔ اخلاص، زہد، وعظ و نصیحت اور مبدا اور معاد کے بارے میں مطالب اس سورے کے دیگر موضوعات ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے :

اللہ تعالیٰ کیونکہ جانتا تھا کہ آخری زمانے میں دقیق اور متفکر لوگ پیدا ہوں گے اس لیے "سورہ قل ھو اللہ" اور سورہ حدید (کی پہلی آیت سے چھٹی آیت تک) کو نازل فرمایا۔[31]

یہ مدنی سورہ ہے اور ۲۸ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت کے پانچویں سال نازل ہوا ہے۔

۵۸۔ مُجَادَلَہ (گفتگو اور جدل)

---

[29]۔ وسائل الشیعہ، جلد ۴، صفحہ ۷۸۴، حدیث ۳۔

[30]۔ مرآۃ الانوار، صفحہ ۱۲۴۔

[31]۔ المیزان، جلد ۱۹، صفحہ ۱۶۸۔

پہلی آیت میں ایک ایسی گفتگو اور مجادلے کا تذکرہ ہے کہ جس کے مطابق ایک عورت کہ جسے اس کے شوہر نے ظہار کیا تھا پیغمبر اکرم ﷺ کے پاس شکایت لے کر آئی تھی۔ ''ظہار'' زمانہ جاہلیت میں رائج طلاق کے مشابہہ ایک ایسا عمل تھا جس کے مطابق بیوی اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی تھی۔

اس سورے میں مومنین کے اعمال کی کچھ صفات اور اسلام کے مخالفین کی کچھ صفات بیان ہوئی ہے' نیز نجوا اور سرگوشی کی مذمت ہوئی ہے' اور ان لوگوں کو عذاب کی نوید سنائی گئی ہے کہ جو اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرتے ہیں' انہیں ''حزب الشیطان'' کہا گیا ہے۔ آخر میں ''حزب اللہ'' کی صفات اور ان کی کامیابی کا اعلان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے اور ۲۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۵۹۔ حشر (بے دخل کرنا' دوبارہ اٹھایا جانا' باہر آنا)

دوسری آیت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اہل کتاب (یہود و نصاری) میں سے کافر ہونے والوں کو پہلی بے دخلی مہم میں ان کے گھروں سے نکال دیا۔

یہودیوں کا گمان تھا کہ ان کے قلعوں اور حصار کے ہوتے ہوئے کوئی انہیں شکست نہیں دے سکتا۔ لیکن پیغمبر اکرم ﷺ اور مومنین کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہوئے' اور اپنے قلعوں اور کیمپوں سے نکال دیئے گئے۔ انہیں نکالنے کی وجہ یہ تھی کہ بنو نضیر کے یہودیوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی کیونکہ وہ مدینے کے منافقین کے ساتھ مل کر اسلام کو اندر سے نقصان پہنچانے کی خاطر داخلی دشمن کا کردار ادا کر رہے تھے۔ اسی وجہ سے اس سورے کو ''سورہ بنی نضیر'' بھی کہا گیا ہے۔ سورے کی آخری آیات میں جنگی مال غنیمت کے احکام' مہاجرین اور انصار صحابہ کرام کی جاں نثاری کی تعریف' قرآن مجید کی خصوصیات اور اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

یہ مدنی سورہ ہے اور ہجرت کے چوتھے سال نازل ہوا ہے اور ۲۴ آیات پر مشتمل ہے۔

۶۰۔ مُمتَحَنَہ (وہ عورت جس کا امتحان لیا گیا ہو)

آیت ۱۰ میں ارشاد ہوا ہے:

اے ایمان والو! جب ہجرت کرنے والی مومنہ عورتیں تمہارے پاس آ جائیں تو تم ان کا امتحان لیا کرو، اللہ ان کے ایمان کو بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ایماندار ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو، نہ وہ ان (کفار) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کفار) ان کے لیے حلال ہیں۔۔۔

اس سورے میں دوستی اور دشمنی کی حد اور دشمن کے ساتھ مومنین کے تعلقات کی سیاسی پالیسی بیان ہوئی ہے نیز بعض تربیتی مسائل بیان ہوئے ہیں اسی طرح قیامت کا کچھ تذکرہ بھی ہوا ہے۔

ہجرت اور بیعت کے احکام اور مسلمان خواتین کے ایمان سے مربوط مسائل اس سورے کے دیگر مطالب ہیں۔

یہ سورہ جو ۱۳ آیات پر مشتمل ہے ہجرت کے دسویں سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔ اس سورے کو "امتحان" اور "مَراہ" (عورت) بھی کہا جاتا ہے۔ آیت ا سے ۹ تک حاطب بن ابی بلتعہ نامی ایک شخص کی مشرکین کے لیے جاسوسی اور مشرکین کو مسلمانوں کے فوجی اسرار کی خبر دینے کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، اسی لیے ان آیات میں مشرکین کے ساتھ دوستی سے منع کیا گیا ہے۔

۶۱۔ صَفّ (لائن، صف)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ یہ بات آیت ۴ میں ارشاد فرمائی ہے۔

یہ سورہ مسلمانوں کو دشمن کے مقابلے پر ابھارتا ہے اور اللہ کے روشن اور ابھرتے ہوئے دین کے طور پر اسلام کا تعارف پیش کرتا ہے، اور باقی تمام ادیان پر اس کے غلبے اور حاکمیت کی خوشخبری دیتا ہے۔

اس سورے کا دوسرا نام ''حوارییّن'' ہے۔ کیونکہ اس کی آخری آیت میں اللہ کے دین کی مدد کے لیے حوارییین کو حضرت عیسیؑ کی جانب سے دی جانے والی دعوت کا تذکرہ آیا ہے۔اس کو ''سورہ عیسیٰ'' بھی کہا گیا ہے۔

اس سورے کے موضوعات کے دو محور ہیں؛''عقیدہ'' اور ''جہاد''۔

یہ سورہ ۱۴آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔

۶۲۔ جُمُعَہ

جمعہ ہفتے کا آخری اور بڑا دن ہے اور اسلامی لحاظ سے ہفتہ وار عید کا دن ہے۔ یہ مساجد اور دینی مجالس میں جمع ہونے کا دن ہے۔ یہ نماز جمعہ (سیاسی اور اجتماعی عبادت) کی انجام دہی اور اس کے قیام کا دن ہے۔اس سورے کی آخری آیات میں نماز جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے' نیز اس کے آداب بیان ہوئے ہیں۔

اس سورے میں اللہ کی حمد و ثناء کے بعد پیغمبر اکرمﷺ کی بعثت کا فلسفہ بیان ہوا ہے 'اور دین کے حوالے سے یہودیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی خود پسندی اور غرور کو بیان فرمانے کے بعد مسلمانوں کو نماز جمعہ قائم کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔(آیت ۹)

نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں بہتر ہے کہ اس سورے کی تلاوت کی جائے۔اسلامی ثقافت میں اسلامی معاشرے کی تہذیب اور تعلیم و تربیت کے حوالے سے اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے جمعہ کا دن اور نماز جمعہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

سورہ جمعہ کی ۱۱آیات ہیں اور یہ ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔

۶۳۔ مُنافِقُون (مسلمان نما کافر' دورخ والے)

اس سورے میں منافقین کے اخلاق اور طور طریقوں، نفسیاتی خصوصیات، سازشوں اور جھوٹ وغیرہ کو بے نقاب کیا گیا ہے، اور انہیں مسلمانوں کا "کٹر دشمن" قرار دیتے ہوئے ان سے محتاط رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ انفاق کرنے، اللہ کو یاد کرنے اور غفلت سے بچنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

یہ سورہ نماز جمعہ میں بھی پڑھی جاتی ہے تاکہ دشمنوں کی منافقانہ چالبازیوں کو یاد کر کے مسلمان ہمیشہ ان سے ہوشیار رہیں۔ یہ سورہ عبداللہ بن اُبیّ (منافقین کے سردار) کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو مسلمانوں کے خلاف سازش کرتا اور لوگوں کو ان کے خلاف ورغلاتا رہتا تھا، لہٰذا اس میں اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی منافقت کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ۱۱ آیات پر مشتمل ہے اور ہجرت کے تیسرے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ سورہ جنگ تبوک[32] کی ایک رات نازل ہوئی ہے۔

٦۴۔ تَغابُن (حسرت، نقصان، دھوکہ کھانے کا احساس)

"تغابن" قیامت کا ایک نام ہے کہ جس کا تذکرہ آیت ۹ میں آیا ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن انسان اپنی اخروی اور جاودانی زندگی کے لیے نامہ اعمال میں نیکیوں کی کمی کو دیکھ کر یا اپنے گناہوں کو دیکھ کر نقصان اور خطرے کا احساس کرتے ہوئے افسوس اور حسرت کا اظہار کرے گا۔

آیت ۹ میں قیامت کو اسی نام (تغابن) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سورے میں انفاق پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے تاکہ انسان "مال اور اولاد" کی محبت میں اتنا مشغول نہ ہو جائے کہ کل قیامت کے دن نقصان اٹھانے والوں میں سے قرار پائے۔

اس کے علاوہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت، توکّل، تقویٰ، اور قرض الحسنہ کے موضوعات اس سورے میں ذکر شدہ دیگر مطالب ہیں۔

---

[32] ۔ جنگ تبوک وہ جنگ ہے جس میں پیغمبر اکرم ﷺ ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ شام کی شمالی سرحد پر رومیوں کے حملوں کا دفاع کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے، یہ واقعہ ۹ ہجری میں پیش آیا تھا۔

یہ مدنی سورہ ہے اور ۱۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۶۵۔ طلاق (بیوی کو طلاق دینا)

اس سورے میں طلاق اور طلاق یافتہ عورتوں کی عِدّت[33] کے احکام، گھریلو احکام اور مسائل، حاملہ عورتوں کی طلاق، اور طلاق کے بعد دودھ پیتے چھوٹے بچوں کے احکام وغیرہ کلی طور پر بیان ہوئے ہیں۔اسی وجہ سے اس سورے کا ایک اور نام "نساء" (عورتیں) بھی ہے۔

ان مسائل کے تذکرے کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ نصیحتیں، تنبیہ اور خوشخبری وغیرہ بھی ہیں، نیز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے کچھ قوموں کی ہلاکت کا تذکرہ اور تقوی اور ایمان کے اثرات بھی بیان ہوئے ہیں۔

یہ سورہ تقریباً ۷ سے ۹ ہجری کے درمیان مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے اور ۱۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۶۶۔ تَحریم (حرام اور ممنوع قرار دینا)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے شکوہ فرماتا ہے کہ کیوں اپنی بعض بیویوں کی رضایت کی خاطر جو چیزیں اللہ نے آپؐ پر حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام کرتے ہیں؟ یہ اندازِ خطاب کہ جو شکوے اور سرزنش کے انداز میں ہے درحقیقت اس میں بعض ازواج کی سرزنش ہے کہ جن کا عمل حضور ﷺ کے ایسے ردّ عمل کا سبب بنا۔بیان ہوا ہے کہ یہ موضوع ایک گھریلو مسئلے سے مربوط تھا۔

اس کے بعد چند آیات میں قیامت، جہنم کے عذاب اور توبہ کرنے کی دعوت کے ساتھ کافروں اور منافقین کے ساتھ جہاد اور ان پر سختی کا حکم دیا گیا ہے۔اور آخر میں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی ازواج کو بری بیویوں کے نمونے کے طور پر ذکر کیا ہے اور فرعون کی بیوی (آسیہ) اور حضرت مریمؑ کا تذکرہ ایمان، عمل صالح، عفت و پاکیزگی کے نمونوں کے طور پر کیا ہے۔علاوہ ازیں اخلاق اور گھریلو تربیت کے کچھ نکات بھی اس سورے میں بیان ہوئے ہیں۔

---

[33]۔طلاق کی عِدّت سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر سے طلاق کے بعد چند ماہ صبر کرے پھر اس مدت کے گزر جانے کے بعد شادی کر سکتی ہے۔

یہ مدنی سورہ ہے اور ہجرت کے دسویں سال نازل ہوا ہے اور ۱۲ آیات پر مشتمل ہے۔

٦٧۔مُلک (فرمانروائی، حکمرانی)

فرمانروائی اور حکمرانی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔[34]

اس سورے میں اللہ تعالیٰ، توحید، آسمان و زمین کی خلقت، موت، زندگی، آزمائش اور حیوانات کی خلقت کے بارے میں مطالب بیان ہوئے ہیں۔ نیز روزِ قیامت، عذاب و پاداش اور اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ اس سورے کا کلی مقصد اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت اور عالم خلقت میں اس کی تدبیر کو بیان کرنا ہے۔

یہ سورہ مکّہ مکرمہ میں بعثت کے ساتویں سال سورۂ طور کے بعد نازل ہوا ہے اور ۳۰ آیات پر مشتمل ہے۔ اس سورے کی تلاوت کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یہ سورہ ''تَبارک'' کے نام سے بھی معروف ہے۔ مانعہ، واقیہ، منّاعہ، مُنجیہ بھی اس سورے کے دیگر نام ہیں۔یہ سارے نام جہنم کے عذاب سے نجات اور اس سے بچانے کے اعتبار سے ہیں۔

٦٨۔قَلَم

ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ''قلم'' اور ''جسے لکھنے والے لکھتے ہیں'' ان کی قسم کھائی ہے۔

ایک ایسے پیغمبر کے دین میں جو ''امّی'' ہیں اور جس نے کہیں تعلیم حاصل نہیں کی، جبکہ آپؐ کی قوم اور مخالفین آپ ﷺ کی طرف دیوانہ ہونے کی ناروا نسبت دیتے تھے؛اللہ کی جانب سے قلم اور لکھے ہوئے کی قسم کھانا قرآنی آیات کے اعجاز کا ایک اور پہلو ہے۔

یہ سورہ ''علق'' کے بعد نازل ہوا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ترتیب نزول کے اعتبار سے یہ دوسرا سورہ ہے۔

---

[34]۔ پہلی آیت سے اقتباس۔

اس سورے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیوانگی کی تہمت کا دفاع کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام اور شانِ رسالتؐ کو بیان کیا گیا ہے نیز ان تہمت لگانے والوں سے دوری اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس سورے میں آخرت، بہشت اور عذاب کے ذکر کے بعد صبر و استقامت کا حکم دیا گیا ہے۔ نظرِ بد سے بچنے کے لیے پڑھی جانے والی معروف آیت "وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ" اس سورے کے آخر میں ہے۔

یہ سورہ ۵۲ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۶۹۔ حاقّہ (وہ جو حتمی اور یقینی طور پر وقوع پذیر ہو)

"حاقّہ" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حتمی، یقینی، جس میں کوئی شک و تردید نہ ہو، بلکہ خود قیامت جو حق ہے۔ معاد کے بغیر زندگی، خلقت، حیات سب بیہودہ قرار پائیں گی۔

"الحاقّہ" کا لفظ پہلی تین آیات میں تکرار ہوا ہے، اس کے بعد قیامت اور گزشتہ امتوں جیسے قومِ عاد، قومِ ثمود، اور فرعون کے حالات کا تذکرہ کیا گیا ہے، پھر دوبارہ قیامت کا تذکرہ اور اصحابِ یمین اور اصحابِ شمال اور وحی اور نبوت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

روایات میں ہے کہ یہ سورہ حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ آپؑ بھی ایک ایسے حق تھے کہ جن کو جھٹلانے والے اور مخالفین موجود تھے۔

یہ ہم وزن اور خوش الحان سورہ ۵۲ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے تیسرے یا چوتھے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۷۰۔ مَعارِج (عروج، بلندیوں کا مالک)

تیسری اور چوتھی آیت میں اللہ تعالیٰ کا "صاحبِ معارج" کے طور پر تذکرہ ہوا ہے۔ کہ فرشتے اور روح اس کی طرف اوپر چڑھتے ہیں۔ جی ہاں؛ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کے وجود کی بلندی اور معراج کے

لیے (عالم تکوین اور تشریع میں) تربیت کے بہت سے پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ یہ سورہ اس شخص کے جواب میں نازل ہوا ہے جس نے کہا تھا اگر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت علیؑ کی جانشینی برحق ہے تو آسمان سے میرے اوپر پتھر برسے، اور پھر اس پر پتھر برسا تھا۔

اس سورے کا اصلی محور قیامت اور معاد ہے اور یہ ایک ایسا اعتقاد ہے جو انسان کی تربیت میں مؤثر ہے اور اس کو برائی سے روکنے اور تقویٰ اختیار کرنے پر ابھارتا ہے۔ نماز گزاروں کے اوصاف اور مشرکین کی تنبیہ بھی اس سورے میں ہے۔

یہ سورہ ۴۴ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۷۱۔ نُوح (اللہ کے برگزیدہ نبی)

اس سورے میں حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا واقعہ بیان ہوا ہے جس کو روئے زمین پر دعوتِ الٰہی اور اس کے مقابلے میں مخالفین کے ردعمل اور حق و باطل کی کشمکش کے ایک نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دعوت اور تبلیغ کی راہ میں حضرت نوحؑ کی استقامت سے صبر کا درس ملتا ہے اور ان کی قوم کی ہلاکت میں دینِ حق کو جھٹلانے والوں کے لیے ایک تنبیہ ہے۔ بعض آیات میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور شکر کا بیان ہوا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے چوتھے سال مکّہ مکرمہ میں سورہ نحل کے بعد نازل ہوا ہے اور ۲۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۲۔ جِنّ (عجیب خصوصیات اور دکھائی نہ دینے والا موجود)

اللہ تعالیٰ کی گوناگون اور مختلف قسم کی مخلوقات ہیں۔ ان میں سے ایک جنّ ہے۔ اس سورے میں جنوں کے ایک گروہ کا قرآن مجید کی تلاوت سننے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایمان لانے کی دعوت کے بعد ان کے ردعمل کو بیان کیا گیا ہے۔ اور نیز جنوں کے مومن اور کافر، مسلمان اور منحرف گروہوں کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔ اس سورے میں توحیدِ ربوبی کو بیان کیا گیا ہے اور ایمان اور کفر کے آثار اور حق کی راہ میں استقامت کے لزوم کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ انسان کے سامنے "ایک اور جہان" کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی خلقت کی بے کراں سرحدوں کی طرف کھینچ لاتا ہے، تاکہ اس کو پتہ چلے کہ اس جہان میں ان کے علاوہ اور بھی مخلوقات ہیں کہ جو خداشناس، عقلمند اور اللہ تعالیٰ کی سنتوں کا پابند اور مطیع ہے۔

یہ سورہ تقریباً بعثت کے چھٹے سال نازل ہوا ہے۔ کہ جب حضور اکرم ﷺ قبیلہ ثقیف کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے طائف تشریف لے گئے تھے، تو انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت کا انکار کر کے آپ ﷺ کو اذیتیں بھی پہنچائیں تھیں۔ تو وہاں سے واپسی پر راستے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی تھی۔ [35]

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہؑ اور حضرت ابوطالبؑ کی وفات کے بعد ہجرت سے کوئی ایک دو سال پہلے یہ سورہ نازل ہوا ہے۔

سورہ جنّ مکی ہے اور ۲۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۳۔ مزّمّل (کپڑوں میں لپٹنے والے)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے "یا ایُّھا المزّمّل" کہہ کر پیغمبر اکرم ﷺ کو خطاب فرمایا ہے۔ جب بعثت کے آغاز میں مشرکین نے "دارُ الندوہ" [36] میں آپ ﷺ کی دعوت کو ماننے سے انکار کیا اور وہ آپ ﷺ کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے تو آنحضرت ﷺ غمگیں حالت میں گھر تشریف لے گئے اور سو گئے۔

لیکن اللہ نے ان آیات کے ساتھ آپ کو بڑی نوازش سے پکارا اور قیام، راتوں کی عبادت اور دعا و قرآن مجید کی تلاوت سے مدد لینے اور مخالفین کی باتوں اور ان کی مخالفتوں کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا، اور مکہ والوں کی بے اعتنائی اور بے توجہی کے مقابلے میں آپ ﷺ کی حمایت کا اعلان

---

[35]۔ زیادہ تر مؤرخین اور سیرت نگاروں کے مطابق حضور اکرم ﷺ کے طائف تشریف لے جانے کا واقعہ بعثت کے دسویں سال کا ہے۔ (مترجم)

[36]۔ وہ مقام جہاں قریش کے سردار مختلف مسائل کے بارے میں فیصلے کرنے کے لیے وہاں جمع ہوتے تھے، اور مجلس مشاورت تشکیل دیتے تھے۔

فرمایا۔ صبر، معاد، فرعون کی سرکشی، مسلمانوں کی صفات اس سورے کے دیگر موضوعات ہیں۔آخری آیت میں حضورا کرم ﷺ کو راتوں کی عبادت، نماز شب، اور قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۲۰ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۴۔مُدَّثِّر (چادر اوڑھنے والے)

پہلی آیت میں اس جملے کے ساتھ پیغمبر اکرم ﷺ کو موردِ خطاب قرار دیا گیا ہے: اے چادر اوڑھنے والے (یا ایُّھا المُدّثّر)۔

جب غار حرا میں آیہ "اِقرأ۔۔" کے نزول کے ذریعے حضرت محمد ﷺ مبعوث بہ رسالت ہوئے تو آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لائے۔آپ ﷺ کی روح "وحی" کے پیغام سے منور ہو چکی تھی لہٰذا چادر اوڑھ کر سو گئے۔ تو یہ سورہ نازل ہوا اور آپ ﷺ کو "قیام" اور "اِنذار" (تنبیہ) اور "تکبیر" (اپنے رب کی کبریائی بیان کرنے) کا حکم ہوا۔ (ابتدائی آیات کا مفہوم)

یہ ترتیب نزول کے اعتبار سے ابتدائی سوروں میں سے ہے (بعض لوگوں کے بقول دوسرا سورہ ہے اور سورہ مزمل کے بعد یا اقرأ کے بعد نازل ہوا ہے۔)

اس میں رسالت، قیامت، مشرکین اور تنبیہ کے بارے میں آیات شامل ہیں۔علاوہ ازیں ترک نماز، مساکین کو کھانا نہ کھلانے، بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ بیہودہ گوئی اور قیامت کو جھٹلانے کہ جو جہنمی بننے کا سبب ہے، کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ مکی سورہ ہے اور ۵۶ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۵۔قیامَت (دوبارہ اٹھایا جانا، آخرت)

قیامت، معاد اور آخرت کا ایک عمومی نام ہے۔ جس دن تمام لوگ اپنی قبروں سے دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور محشر کی جانب چلے جائیں گے اور پھر اپنی اپنی آخری منزل بہشت یا جہنم کی جانب روانہ ہوں

گے۔اس سورے کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی قسم کھائی ہے اور اس دن کو لوگوں کے لیے یاد دلایا ہے۔

بعد والی آیات میں قیامت کی نشانیوں ' نیز مرتے وقت انسان کی حالت ' انسان کی خلقت اور قیامت کے دن اس کے انجام کو بیان کرنے کے ساتھ انسان کی خلقت کے عبث نہ ہونے کو بیان کر کے معاد کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ۴۰ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے تیسرے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔

۷۶۔دَھر (وقت 'زمانہ)

پہلی آیت میں انسان پر گزرے ایک ایسے وقت کا ذکر کیا گیا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر موجود نہ تھا۔اس کے بعد انسان کی خلقت اور پھر اس کے ''شُکر'' اور ''ناشکری'' کے دوراہے پر ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اس سورے کے موضوع کا محور انسان ہے 'لہٰذا اس میں اس کے عمل 'اخلاص 'ایثار ' قیامت کے دن اس کے انجام اور نیک لوگوں کے لیے اچھی نعمتوں کا تذکرہ ہے اسی لیے اس سورے کو سورہ ''انسان'' بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سورہ ''ھَل اتی'' کے نام سے بھی مشہور ہے کیونکہ یہ انہی الفاظ سے شروع ہوتا ہے 'اس کو سورہ ''ابرار'' بھی کہا گیا ہے۔

یہ سورہ مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے 'اور روایات کی روشنی میں یہ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی تعریف پر مشتمل ہے کیونکہ انہوں نے اپنی نذر پوری کرنے کی خاطر تین دن روزے رکھے 'اور ایثار کا

نمونہ پیش کرتے ہوئے افطار کے وقت اپنی سادہ غذا مسکین، یتیم اور قیدی کو دے دی، اور خود پانی سے افطار فرمایا۔ [37]

بعد والی آیات میں جنت والوں کے لیے اللہ کی نعمتوں اور آخرت میں نیکیوں کے اجر و ثواب کو بیان کیا گیا ہے اور صبر و استقامت کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ سورہ ۳۱ آیات پر مشتمل ہے اور سورہ "رحمٰن" کے بعد نازل ہوا ہے۔

۷۷۔ مُرسَلات (بھیجے ہوئے)

مرسلات سے مراد (کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جن کی قسم کھائی ہے) یا تو ایسے فرشتے ہیں کہ جو وحی الٰہی کو لانے کے لیے مسلسل انبیائے کرامؑ پر نازل ہوتے تھے، یا تیز ہوائیں ہیں جو بھیجی جاتی ہیں۔ اس سورے میں قیامت کی کچھ نشانیاں، عالمِ خلقت میں واقع ہونے والی تبدیلیوں اور عالمِ محشر کی کچھ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

اس سورے میں جس مطلب پر زور دیا گیا ہے وہ قیامت ہے اور اس حقیقت کو جھٹلانے والوں کو مسلسل تنبیہ کی گئی ہے۔ اس سورے میں " ویل یومئذ للمکذبین" والی آیت دس مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اور دنیا اور آخرت کا کچھ نقشہ کھینچا گیا ہے، نیز کائنات کی حقیقت اور صالحین اور مجرمین کی سرنوشت وغیرہ بھی بیان کی گئی ہے۔

یہ سورہ بعثت کے دوسرے سال مکّہ مکرمہ میں "منا" کے مقام پر (سورۂ ھمزہ کے بعد) ایک غار میں نازل ہوا ہے اور ۵۰ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۸۔ نَبا (خبر)

---

[37]۔ '' وَ يُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكيناً وَ يَتيماً وَ أَسيراً (آیت 8) ''

قیامت کے بارے میں بڑی اور اہم خبر کہ جس کے بارے میں لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں'اس کا تذکرہ ابتدائی آیات میں ہوا ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ "نبأ" حضرت علیؑ کے بارے میں ہے۔[38]

اس سورے کا دوسرا نام "عَمَّ" ہے۔ یعنی "کس چیز کے بارے میں؟" کیونکہ سورے کا آغاز اس لفظ سے ہوتا ہے۔ اس کا تیسرا نام "تساؤل" ہے' یعنی "ایک دوسرے سے پوچھنا"۔ اس کو "مُعصِرات" بھی کہا گیا ہے۔ (کیونکہ یہ لفظ آیت ۱۴ میں آیا ہے' جس میں ایسے بادلوں کی طرف اشارہ ہے کہ جن پر ہوا کے دباؤ کی وجہ سے بارش برستی ہے۔)

اس سورے کا اصلی محور قیامت کے حتمی اور قطعی ہونے کو بیان کرنا اور اس پر استدلال اور پھر اس کی خصوصیات کو بیان کرنا ہے۔ کیونکہ اس میں کائنات کے پائیدار' استوار اور نظام احسن (بہترین نظام) کی خبر دی گئی ہے۔ جیسے دنیوی نظام میں سے دن' رات' پہاڑ' باغات اور زمین وغیرہ کے بارے میں مطالب بیان ہوئے ہیں' اور اُس برحق دن کا تذکرہ بھی ہے کہ جس کے واقع ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں ہے' جو کافروں کے لیے حسرت اور پشیمانی کا دن ہے۔

یہ سورہ بعثت کے دوسرے سال مکّہ مکرمہ میں سورہ معارج کے بعد نازل ہوا ہے اور ۴۰ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۹۔ نازِعات (سختی سے جان لے لیتے ہیں یا کھینچ لیتے ہیں)

اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں "نازعات" کی قسم کھائی ہے۔ نازعات وہ فرشتے ہیں جو لوگوں کی جان لے لیتے ہیں' یا کافروں کی جان سختی سے لے لیتے ہیں۔ یا وہ ستارے ہیں جو ایک افق سے غائب ہو کر دوسرے افق میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔

---

[38]۔ المیزان' جلد ۲۰' صفحہ ۲۶۱۔

بہر حال یہاں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی قسم کھائی ہے اس اعتبار سے کیونکہ وہ کائنات کی تدبیر میں واسطہ اور ذریعہ ہیں' اور یوں ان کے کردار کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ آیت ۱۵ کے بعد حضرت موسیٰؑ کی نبوت اور آپؑ کی جانب سے سرکشی میں گرفتار فرعون کو ہدایت اور تزکیۂ نفس کی دعوت کا کچھ نہ کچھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آخرت' قیامت اور ان کا اثبات اور پھر جنت اور جہنم میں لوگوں کی حالت بیان کی گئی ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۴۶ آیات پر مشتمل ہے' اور سورہ نبأ کے بعد نازل ہوا ہے۔

۸۰۔ عَبَسَ (ترشروئی اختیار کی)

اس سورے میں دولت مندوں کو کمزور اور مسکین مومنین پر فوقیت دینے کی سرزنش اور مذمت کی گئی ہے اور انسانیت کے مقام کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سردارانِ قریش کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ اتنے میں حضرت "ابن اُمّ مکتومؓ" کہ جو نابینا تھے' حاضر ہوئے۔ ان کا آنا ایک شخص کو ناگوار گزرا اور اس نے غصے سے ترشروئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ لہٰذا اس سورے میں اللہ تعالیٰ نے اس برتاؤ کی مذمت فرماتے ہوئے کچھ اخلاقی اور تربیتی نکات بیان فرمائے ہیں۔ سورے کی شان نزول میں اور بھی کچھ روایات بیان ہوئی ہیں۔

اس سورے میں انسان کی خلقت کے مراحل' اللہ تعالیٰ کی نعمتوں' زمین کی حیات اور پھر قیامت کے حتمی ہونے کا تذکرہ ہے اور پھر آخرت کے دن کچھ ہنستے مسکراتے چہروں اور کچھ خاک آلود مرجھائے ہوئے چہروں کے ذکر کے ساتھ یہ سورہ اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اس سورے کا دوسرا نام "اَعمیٰ" (نابینا) ہے اور "سَفَرہ" بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے دوسرے سال مکّہ مکرمہ میں سورہ نجم کے بعد نازل ہوا ہے اور ۴۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۸۱۔ تکویر (لپیٹنا)

سورج کا لپیٹا جانا اور اس کا بے نور ہو جانا اس دنیا کے اختتام کی علامت اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جس کی طرف پہلی آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کئی قسموں کے بعد قیامت کے دن انسان کے نامۂ اعمال کے کھول دیئے جانے کا ذکر ہے، اور پھر کلامِ الٰہی اور قرآن کے مقام کا ذکر ہے۔

سورۂ تکویر (یا کُوِّرت) زیادہ تر معاد کے بارے میں ہے۔ اور بعض آیات میں پیغمبر اکرم ﷺ کی حمایت اور تائید فرمائی گئی ہے، اور پھر آپ ﷺ پر لگائی جانے والی تہمتوں کا جواب دیا گیا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے پہلے سال مکّہ مکرمہ میں سورہ تبّت کے بعد نازل ہوا ہے اور ۲۹ آیات پر مشتمل ہے۔

۸۲۔ اِنفِطار (شگافتہ ہونا، پھٹنا)

یہ سورہ بھی قیامت، جنت اور دوزخ میں نیک اور برے لوگوں کے انجام اور آسمان کے شگافتہ ہونے، یعنی نظامِ کائنات کے خاتمے اور قیامت سے پہلے بلکہ قیامت کے وقوع کے وقت واقع ہونے والے واقعات کے بارے میں ہے۔ انتہائی باریک بینی کے ساتھ انسان کے نامۂ اعمال کے لکھے جانے کا تذکرہ ہے کہ جنہیں دو فرشتے لکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں غرور کی مذمت کی گئی ہے۔

یہ سورہ ۱۹ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے تیسرے سال مکّہ مکرمہ میں سورہ نازعات کے بعد نازل ہوا ہے۔

۸۳۔ مُطَفِّفِین (ناپ تول میں کمی کرنے والے)

اس سورے کی پہلی آیت میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور انہیں خبردار کیا گیا ہے۔ اور معاشرے کی اقتصادی بہتری اور اصلاح کے لیے اس کام کی برائی اور پھر قیامت کے دن ان کے لیے اور اُس دن کو جھٹلانے والوں اور گناہگاروں کے لیے سخت اُخروی عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نیز نیک اور صالح لوگوں کے لیے آخرت کے دن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ملنے کا تذکرہ بھی ہے۔

یہ مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا آخری سورہ ہے' بلکہ ہجرتِ مدینہ کے سفر میں مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے نازل ہوا ہے اور اس میں ناپ تول میں کمی اور ترازو اور وزن میں ناانصافی کا بیان ہے کہ جس میں مدینے کے بعض تاجر گرفتار تھے۔

یہ سورہ ۳۶ آیات پر مشتمل ہے۔اس سورے کو "تطفیف" بھی کہا گیا ہے۔

۸۴۔اِنشِقاق (پھٹنا' شقّ ہونا' شگاف پڑنا)

یہاں بھی آسمان کے پھٹ جانے کو قیامت کے وقوع کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے (آیت ۱) جیسا کہ سورۂ تکویر اور سورۂ انفطار میں بھی بیان ہوا۔

اس سورے میں بھی دیگر مکّی چھوٹی سورتوں کی طرح آغاز (مبدأ) اور انجام (معاد) کے مطلب پر تاکید ہے' اور اللہ اور اپنی جاودانہ سرنوشت آخرت کی جانب انسان کے سفر اور حساب وکتاب اور ثواب و عِقاب کے مراحل کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ انفطار کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۲۵ آیات پر مشتمل ہے۔

۸۵۔بُروج (برج)

پہلی آیت میں بُرجوں والے آسمان کی قسم کھائی گئی ہے۔آسمانی بُروج سے مراد آسمان میں ستاروں کے مقامات ہیں۔ بعض لوگوں نے اس سے مراد افلاک کے بارہ بُرجوں کو قرار دیا ہے۔ بعض روایات میں اس کی تاویل بارہ اماموں کے ساتھ ہوئی ہے۔

اس سورے میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جو مومنین کو صرف مومن ہونے کے جرم میں اذیت دیتے تھے۔ پھر اس کو مومنین کے لیے ایمان اور اعتقاد کی راہ میں پیش آنے والی سختیوں اور مشکلات کے مقابلے میں امتحان قرار دیتے ہیں۔

''اصحاب اُخدود''[39] کہ جو اپنے ایمان کے جرم میں آگ میں جلائے گئے تھے، نیز فرعون اور ثمود کی فوج اور فرعونی ظلم کے مقابلے میں صبر کرنے والے کچھ مومنین کے تذکرے بھی اس سورے میں بیان ہوئے ہیں، تاکہ امّت محمدیﷺ بھی ان کی استقامت سے صبر کا درس حاصل کریں۔ اس میں مسلمانوں کو کامیابی کی بشارت بھی دی گئی ہے۔

اس سورے کو سورۂ ''پیامبران'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بعثت کے آغاز میں سورہ شمس کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۲۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۸۶۔ طارق (رات کو چمکنے والا ستارہ)

پہلی آیت میں آسمان اور رات کو چمکنے اور ظاہر ہونے والے ستاروں کی قسم کھائی گئی ہے۔

اس سورے کے موضوع کا اصلی محور معاد ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے بیان کے ذریعے معاد کے حتمی ہونے اور واقع ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ پھر انسان کی خلقت کی اصلیت کو بیان کر کے اور نیز اس کے اعمال کی نظارت اور نگہبانی کی خبر دے کر اسے معنوی تربیت اور توحیدی فطرت کی طرف رہنمائی فرمائی گئی ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں سورہ بَلَد کے بعد نازل ہوا ہے اور ۱۷ آیات پر مشتمل ہے۔

۸۷۔ اعلیٰ (برتر)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی ''برتری'' کی صفت بیان کرتے ہوئے اس کی تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ جو خالق اور کائنات کی تدبیر فرمانے والا ہے۔

---

[39]۔ یمن کے بادشاہ ذونواس نے پانچویں صدی عیسوی میں حضرت دانیالؑ کے ساتھیوں کو بُخت نصر کے مجسّے کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں آگ میں ڈال کر شہید کر دیا تھا۔

اس سورے میں آخرت کی جاودانہ اور برتر زندگی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' نیز "تزکیہ" '"ذکر" ' "نماز" کے سائے میں کامیابی (فلاح) کا اعلان کیا گیا ہے ۔ یہ سب توحید کے سائے میں ہے۔اس سورے میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کی آسمانی صحیفوں کا بھی تذکرہ ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ اس سورے کو پسند فرماتے تھے اور نماز جمعہ ' عید الفطر اور عید قربان کی نمازوں کے دوران اس کی تلاوت فرماتے تھے۔آپ ﷺ نے سجدے اور رکوع کی تسبیحات کو اسی سورے کی پہلی آیت سے الہام لیا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں سورہ تکویر کے بعد نازل ہوا ہے اور ۱۹آیات پر مشتمل ہے۔

۸۸۔ غاشیہ (چھا جانے والا)

یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے کہ جس کا تذکرہ پہلی آیت میں ہوا ہے۔ چھا جانے والا' لوگوں کا احاطہ کرنے والا' خوف اور وحشت کے اعتبار سے' نامہ اعمال کے حساب و کتاب کے اعتبار سے اور ---

اس سورے میں اُخروی کامیابی اور ناکامی کے اعتبار سے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور بہشت اور جہنم میں ہر ایک کی جزا اور سزا کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور پھر آخر میں حساب و کتاب کی خاطر تمام انسانوں کے اللہ کی طرف لوٹ جانے کو ذکر کیا گیا ہے۔

یہ سورہ ذاریات کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۲۶ آیات پر مشتمل ہے۔

۸۹۔ فَجر (صبح صادق)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فجر کی قسم کھائی ہے۔ رات کی تاریکی کو چیرتی ہوئی ظاہر ہونے والی روشنی کی۔دلچسپ بات یہ ہے کہ سورہ "فجر"' سورہ "لیل" کے بعد نازل ہوا ہے' ویسے ہی جیسے دنیا میں بھی فجر کی روشنی رات کی تاریکی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔روایات میں اس سورے کو حضرت امام حسینؑ کا

سورہ قرار دیا گیا ہے، اور اس کی تلاوت کی سفارش کی گئی ہے۔[40] اس میں بھی دلچسپ نکتہ ہے کیونکہ کربلا میں حضرت امام حسینؑ کا قیام دراصل بنی امیہ کے ظلم و جور اور شرک کی تاریکی میں ایمان اور جہاد کی روشنی تھی جیسے کہ فجر اور دن کے آغاز سے لوگوں کی زندگی دوبارہ رواں دواں ہو جاتی ہے اسی طرح عاشورا کے دن امام حسینؑ اور ان کے جاں نثاروں کے خون سے اسلام کی جان میں جان آئی اور اس کو نئی زندگی مل گئی۔ ''فجر'' کے مفہوم کے بارے میں تفاسیر کے اندر متعدد مصادیق ذکر ہوئے ہیں۔

اس سورے میں دنیا کی محبت میں غرق ہونے کی مذمت ہوئی ہے کہ جو سرکشی اور کفرانِ نعمت کا نتیجہ ہے۔ اور پھر آخر میں دوبارہ معاد اور انسان کے اپنے اللہ کی طرف پلٹنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ بعثت کے دوسرے یا تیسرے سال مکّہ مکرمہ میں نازل ہونے والا چالیسواں سورہ ہے اور ۳۰ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۰۔ بَلَد (شہر)

اس شہر سے مراد مکّہ مکرمہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کی جائے ولادت اور آپؐ کا وطن ہے۔ اس سورے کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی قسم کھائی ہے۔ اس سورے میں انسان کی خلقت کے مشقت اور تکالیف پر مبنی (اس اعتبار سے کہ اس کی پیدائش اور دیگر مراحل حادثات سے لبریز ہے) ہونے اور پھر اس کے کاموں پر نظارت کیے جانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا انسان قیدیوں کی رہائی، بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ایک دوسرے کو صبر و شفقت کی تلقین کرنے کی کوشش کرے۔ ''اطاعت پر صبر''، ''گناہوں سے (بچنے پر) صبر'' اور ''مصیبت پر صبر'' ان تینوں کی طرف بھی اس سورے میں ضمنی طور پر اشارہ ہوا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے تیسرے سال مکّہ مکرمہ میں سورہ ''ق'' کے بعد نازل ہوا ہے اور ۲۰ آیات پر مشتمل ہے۔

---

[40] امام صادقؑ: اقرؤوا سورة الفجر فی فرائضکم و نوافلکم؛ فانّھا سورة الحسین بن علیؑ۔ اپنی واجب اور سنت نمازوں میں سورۂ فجر کی تلاوت کریں، کیونکہ یہ حسین ابن علی کا سورہ ہے۔ (تفسیر البرھان، جلد ۴، صفحہ ۴۵۷)۔

۹۱۔ شَمس (سورج)

پہلی آیت میں سورج اور اس کی روشنی کی قسم کھائی گئی ہے۔ سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین کی مسلسل گیارہ قسمیں کھائے جانے کے بعد اس سورے کا پیغام یہ ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا اس کے لیے "فلاح" (کامیابی) ہے اور جس نے اپنے نفس کو گمراہ کیا اور فطرت کی آواز کو دبایا وہ ناکام و نامراد ہے۔

مذکورہ بالا بات کی سچائی کی دلیل قوم ثمود اور "حضرت صالح کی اونٹنی" کا واقعہ ہے۔اس سورے میں بیان ہوا ہے کہ قوم ثمود نے کفر کی وجہ سے اس اونٹنی کو مار ڈالا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان سب پر عذاب نازل فرمایا تھا۔ اس وجہ سے اس سورے کو "ناقہ صالح" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے دوسرے سال مکّہ مکرمہ میں سورۂ قدر کے بعد (اور بعض لوگوں کے بقول سورۂ حج کے بعد) نازل ہوا ہے اور ۱۵ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۲۔ لَیل (رات)

اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں رات کی قسم کھائی ہے جب وہ دنیا اور انسان پر چھا جائے۔

دن، رات، خلقت اور انسان کی کوشش، ہدایت الٰہی، تنبیہ، بشارت، قیامت اور جزا وغیرہ اس سورے میں ذکر شدہ دیگر مطالب ہیں۔ اس سورے میں خصوصیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں انفاق کی تعریف اور بخل (کنجوسی) کی مذمت کی گئی ہے۔

یہ سورہ "فجر" سے پہلے اور سورہ "اعلیٰ" کے بعد نازل ہوا ہے۔ اس خوبصورت ترتیب کو ذرا ملاحظہ فرمائیں:

رات، فجر، ضحیٰ اور نور، انشراح۔۔۔

یہ ان سورتوں کی ترتیب نزول ہے کہ جو پے در پے نازل ہوئی ہیں۔ کیا دنیا کے نظام میں بھی ایسا ہی نہیں ہے؟!

یہ مکّی سورہ ہے اور ۲۱ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۳۔ ضُحیٰ (روشنی)

اللہ تعالیٰ نے روز روشن اور رات کی چھائی ہوئی تاریکی کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ اس نے پیغمبر اکرم ﷺ کو نہیں چھوڑا ہے۔ (آیت ۱۔ ۳)

جب کچھ مدت کے لیے نزولِ وحی کا سلسلہ رک گیا تو مشرکوں کو بہانہ مل گیا کہ وہ آپؐ کی عیبجوئی کریں ' لٰہذا اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے نزول کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کو روحانی قوت اور تائید عطا فرمائی اور آپؐ پر اپنی رحمت نازل فرمائی۔

یہ تیرھواں سورہ ہے کہ جو بعثت کے آغاز میں سورہ ''قلم'' کے بعد اور سورہ ''مزمّل'' سے پہلے مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے۔ اور یہ ۱۱ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۴۔ اِنشِراح (کشادہ کرنا)

شرح صدر اور سینے کی کشادگی حقائق کے حصول اور تبلیغ کی راہ میں تکالیف اور مشکلات برداشت کرنے کی زیادہ سے زیادہ قوت اور ظرفیت ہونے کی علامت ہے۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ پیغمبر اکرم ﷺ کو شرح صدر عطا کرنے کا تذکرہ فرماتا ہے اور آپ ﷺ کو مسلسل کام کرنے اور اس کی طرف راغب ہونے کا حکم دیتا ہے اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی کے ہونے کی خوشخبری دیتا ہے۔

نابردہ رنج، گنج میسّر نمی شود

مزد آن گرفت جان برادر کہ کار کرد

تکلیف اور مشکلات برداشت کیے بغیر خزانہ نہیں ملتا' بھائی جان مزدوری اس کو ملتی ہے جو کام کرے۔

یہ سورہ ''ضُحیٰ'' کے بعد نازل ہوا ہے اور مکی سورہ ہے (بعض لوگوں نے کہا کہ یہ مدنی سورہ ہے)، بعض لوگوں نے اس کو اور سورہ ضُحیٰ کو باہم ایک سورہ قرار دیا ہے۔

سورۂ ''اَلَم نَشرَح'' ۸ آیات پر مشتمل ہے۔ اس کا دوسرا نام سورۂ ''شرح'' ہے۔

۹۵۔ تین (انجیر)

اس سورے میں انجیر، زیتون اور طور سینا کی قسم کھائی گئی ہے۔

تین اور زیتون دو میوؤں کے نام ہیں۔ یہاں یا تو ان میوؤں کی درخت کی قسم کھائی گئی ہے یا خود میوؤں کی۔ بعض لوگوں کے بقول یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں کہ جن پر دمشق اور بیت المقدس استوار ہیں، اور ان کی اور طور سینا کی قسمیں کھانے کا راز یہ ہے کہ یہ تینوں مقامات وہ ہیں کہ جہاں بہت سے انبیائے کرامؑ مبعوث بہ رسالت ہوئے ہیں۔ ان تین قسموں کے ساتھ ساتھ مکّہ مکرمہ کی بھی قسم کھائی گئی ہے کہ جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقام ہے۔

ان تمام قسموں کے بعد جو محلِ گفتگو ہے وہ انسان، اس کی خلقت، اس کا ایمان اور عمل صالح ہے۔ اور یہ کہ تقویٰ سے دوری کے نتیجے میں انسان پست ترین حالت کی طرف پلٹ جاتا ہے، سوائے نیک مومنین کے۔

یہ سورہ بعثت کے تیسرے سال سورہ بروج کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۶۔ عَلَق (خون کا لوتھڑا)

دوسری آیت میں انسان کی خلقت کی بنیاد کو ''عَلَق'' قرار دیا گیا ہے، جونک کیڑے کی مانند، کہ جسے آج کل کی علمی اصطلاح میں اسپرماٹوزوئیڈ (Sperm) کہا جاتا ہے کہ جو اُودل سے مرکب ہوتا ہے اور جس سے انسان کا نطفہ بنتا ہے۔

بعض لوگوں نے علق کو تعلّق اور وابستہ ہونے کے مادے سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ انسان وابستگی اور تعلقات سے خلق ہوا ہے۔

یہ پہلا سورہ ہے کہ جو بعثت کے موقع پر غار حرا میں نازل ہوا ہے اور جس میں پڑھنے اور انسان کی پیدائش اوراس کے تسلیم اوراس کی سرکشی کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ یہ مکی سورہ ہے اور ۱۹ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۷۔ قدر (اندازہ، اہمیت)

اس سورے میں تقدیر سازی اور شبِ قدر کی بات کی گئی ہے۔ایسی رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔[41] جو رمضان المبارک کی (۲۱ یا ۲۳ کی) راتوں میں سے ایک ہے۔ یہ رات آسمان سے فرشتوں کے نزول اور سلامتی کی رات ہے۔

یہ سورہ کہ جس میں شبِ قدر اور اس کی اہمیت اور برکتوں کا تذکرہ ہے، تقریباً بعثت کے چوتھے سال سورۂ "عبس" کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۵ آیات پر مشتمل ہے۔ یہ سورہ بہت بابرکت اور با فضیلت سورہ ہے۔

۹۸۔ بیّنہ (واضح دلیل)

اس سورے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمومی رسالت کا تذکرہ ہے کہ جو تمام مشرکین اور یہود و نصاری کو بھی شامل ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے پوری بشریت کو آئینِ حق کی طرف دی جانے والی دعوت کا تذکرہ ہے۔ نیز اعتقاد اور عمل کے سائے میں انسانی معاشرے کی بہتری پوشیدہ ہونے کا تذکرہ ہے۔

41۔ بعض شیعہ (اور غیر شیعہ) روایات میں آیا ہے کہ ان ہزار مہینوں سے مراد بنی امیہ کی ظالمانہ حکومت کے ہزار مہینے ہیں۔ (المیزان، جلد ۲۰، صفحہ ۴۷۴)۔

مشرکین اور اہل کتاب کے توحیدی ایمان کی جانب آنے کو واضح دلیل (بیّنہ) سے مربوط قرار دیا گیا ہے۔ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ادیان کے پیروکاروں اور مکاتبِ فکر کے لیے اس بیّنہ اور واضح دلیل کے روشن مصداق ہیں۔[42]

یہ سورہ "لَم یکُن" کے نام سے بھی مشہور ہے جو اس کی پہلی آیت سے اقتباس ہے۔ اس کے دیگر ناموں میں "اھل الکتاب"، "قیامت"، "بریّہ" اور "انفکاک" ہے۔

یہ سورۂ طلاق کے بعد نازل ہوا ہے اور مدنی سورہ ہے اور ۸ آیات پر مشتمل ہے۔

۹۹۔ زِلزال (ہلانا، زلزلہ)

پہلی آیت میں قیامت کے وقوع کے وقت زمین میں خوفناک زلزلہ آنے کا تذکرہ ہے؛ ایسا زلزلہ کہ جس کے بعد لوگوں کو عمومی حساب و کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا، جس دن عالمِ محشر میں تمام راز ظاہر ہو جائیں گے، جو نیکیوں کی جزا اور گناہوں کی سزا کا دن ہے۔

اس سورے کا دوسرا نام "زلزلہ" ہے۔ یہ ۸ آیات پر مشتمل ہے اور سورۂ نساء کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔

۱۰۰۔ عادِیات (دوڑنے والے)

عادیات سے مراد ایسے تیز رفتار گھوڑے ہیں جو جب ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں تو ان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پہلی آیت میں ایسے گھوڑوں اور گھوڑے سواروں کی قسم کھاتا ہے کہ جو اپنے پاؤں کی ٹھوکروں سے چنگاریاں اڑاتے ہیں، پھر صبح سویرے دشمن پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اس کے بعد انسان شناسی اور اس کی تربیت سے متعلق کچھ نکات اور انسان کی ناشکری اور مال کی شدید محبت کے بارے میں کچھ مطالب بیان ہوئے ہیں۔ اور پھر قیامت کے تذکرے کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے۔

---

[42]۔ حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: البَیّنۃُ محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (المیزان، جلد ۲۰، صفحہ ۴۸۲ بحوالہ تفسیر قمی)

ان آیتوں کے اسلوبِ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات مدینہ منورہ میں حکمِ جہاد کے اعلان کے بعد نازل ہوئی ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ یہ سورہ حضرت علیؑ اور ان کے ساتھی مجاہدین کی شان میں نازل ہوا ہے کہ جنھوں نے جنگ "ذاتُ السلاسل" میں دشمن پر کاری ضرب لگائی تھی۔ اس سے پہلے بھیجے جانے والے جتنے لشکر تھے وہ ناکام لوٹے تھے لیکن حضرت علیؑ کا لشکر دشمن کو شکست دینے میں کامیاب ہوا تھا۔

یہ مدنی سورہ ہے اور ۱۱ آیات پر مشتمل ہے، اور سورۂ "عصر" کے بعد نازل ہوا ہے۔

۱۰۱۔ قارِعَہ (ہلادینے والا)

یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے کہ جس کا ذکر پہلی تین آیات میں ہوا ہے۔

قیامت خوف سے دلوں کو ہلا دینے والا حادثہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب سے ہلا دینے والا دن ہے۔

اس سورے میں قیامت اور اس دن انسان اور پہاڑوں کو پیش آنے والی تبدیلیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، نیز نامۂ اعمال کے بھاری اور ہلکا ہونے، نیک لوگوں کے خوش ہونے اور برے لوگوں کے ناراحت ہونے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں سورۂ ایلاف کے بعد نازل ہوا ہے اور ۱۱ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۰۲۔ تکاثُر (مال و عزت زیادہ ہونے پر فخر کرنا)

ابتدائی دو آیات میں "تکاثر" کی مذمت کی گئی ہے، یعنی مال اور قدرت کی زیادہ خواہش اور پھر مال و دولت اور قوم و قبیلہ اور اجتماعی مقام کے زیادہ ہونے پر فخر و مباہات کرنا۔ مشرکین اپنی افرادی قوت کی کثرت کو جتانے کے لیے قبروں میں موجود اپنے مردوں تک کو شمار کرتے تھے۔ کیا عجیب کھیل تماشہ اور مشغولیت! بعض تفاسیر میں آیا ہے کہ وہ یہودیوں کی ایک قوم تھی، جبکہ بعض دیگر تفاسیر میں قریش کے دو قبیلوں کا تذکرہ ہے، اور بعض دوسری تفاسیر میں انصار کے دو گروہوں کا تذکرہ ہے۔

یہ سورۂ کوثر کے بعد نازل ہوا ہے اور ۹ آیات پر مشتمل ہے اور مکی سورہ ہے۔

۱۰۳۔ عَصر (زمانہ، عصر کا وقت، دباؤ)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھائی ہے۔

مفسرین نے عصر کی تفسیر میں بہت سے معانی بیان کئے ہیں، جیسے عصر نبوت، عصر نزول قرآن، عصر قیامت، عصر حکومتِ امام مہدیؑ، نماز عصر، وقت اور دیگر معانی۔

اس قَسَم کے جواب میں قرآن کے معارف کا ایک خلاصہ اس سورے میں بیان ہوا ہے، جیسے ''ایمان''، ''عمل صالح''، ''حق'' اور ''صبر'' کی تلقین۔ مختصر یہ کہ بہت سے بلند مفاہیم بیان ہوئے ہیں۔

یہ سورہ مکی ہے اور ۳ آیات پر مشتمل ہے، اور بعثت کے پہلے سال سورہ ''انشراح'' کے بعد نازل ہوا ہے۔

۱۰۴۔ ھُمَزَہ (طعنہ دینا)

اس سورے میں ان لوگوں کی مذمت ہوئی ہے جو دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں اور کن انکھیوں سے دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں اور اپنے جمع کردہ مال پر مغرور ہوتے ہیں۔ ان کو جہنم کے آگ کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس سورے کی یہ تنبیہی آیات تبلیغِ رسالت کے آغاز اور قریش کے سرداروں کے ساتھ جھگڑوں کے زمانے سے مربوط ہیں۔

یہ سورۂ قیامت کے بعد نازل ہوا ہے اور مکی سورہ ہے اور ۹ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۰۵۔ فیل (ہاتھی)

اس سورے میں ابرہہ کے ہاتھی سوار لشکر کے واقعے کو مختصراً بیان کیا گیا ہے کہ جو خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کے لیے اس پر حملہ آور ہوا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ نابود ہو گیا۔

یہ واقعہ جو کہ اسلام سے پہلے پیش آیا تھا، تاریخ کا آغاز قرار پایااور وہ سال ''عامّ الفیل'' کے نام سے مشہور ہو گیا۔ موّرخین کے مطابق حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اسی سال ہوئی تھی اور اس کے چالیس سال بعد آپ ﷺ مبعوث برسالت ہوئے تھے۔

اس واقعے اور اس کے قرآن میں مذکور ہونے میں ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے دین کے مقابلے میں کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں سورہ ''کافرون'' کے بعد مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور ۵ آیات پر مشتمل ہے۔

بعض لوگوں نے اس کو اور اس کے بعد والے سورے کو ایک قرار دیا ہے کیونکہ دونوں کے مطالب ایک جیسے ہیں۔

۱۰۶۔ ایلاف (مانوس رکھنا)

اس سورے کا دوسرا نام ''قریش'' ہے۔ پچھلے سورے کے مطابق خانہ کعبہ کے دشمنوں کو نابود کرنا، یہ کام قریش کے جاڑے اور گرمی کے سفروں میں ان کی امنیت، الفت اور پھر ان کو مانوس رکھنے اور اطمینان دلانے کی خاطر انجام پایا۔ اور اس کے بدلے میں ان سے یہی توقع تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔

یہ مکی سورہ ہے اور سورہ فیل کے ساتھ اس کے مطالب کی ہماہنگی کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان دونوں سورتوں کو ایک خیال کیا ہے۔

یہ سورہ ۵ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے تیسرے سال سورۂ ''تین'' کے بعد نازل ہوا ہے۔

۱۰۷۔ ماعُون (کھانے پینے کے برتن، ضروریاتِ زندگی)

آخری آیت میں یہ لفظ آیا ہے۔ اس سورے میں دین اور معاد کو جھٹلانے والوں کی مذمت ہوئی ہے کہ جو یتیموں کو دھکے دیتے ہیں۔ نیز غافل اور ریاکار نمازیوں کی بھی مذمت ہوئی ہے جو بھوکوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے اجتناب کرتے ہیں، یہ سب دین کو جھٹلانے والوں کی فہرست میں شمار کیے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے اس سورے کو سورۂ "دین" بھی کہا گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ یہ سورہ ابو جہل اور کفار قریش کے بارے میں نازل ہوا ہے

یہ سورہ بعثت کے دوسرے سال مکّہ مکرمہ میں سورۂ "تکاثر" کے بعد اور سورۂ "فیل" سے پہلے نازل ہوا ہے اور ۷ آیت پر مشتمل ہے۔

۱۰۸۔ کَوثَر (خیر کثیر)

کوثر سے مراد بہشت میں موجود ایک نہر ہے، یا محشر میں موجود حوض ہے، یا نسل اور زیادہ اولاد، یا امت کے علماء، یا نبوت اور قرآن، یا علم و حکمت، یا حضرت فاطمہؑ، اس بارے میں مختلف نظریات بیان ہوئے ہیں۔

بہر حال جو بھی مراد ہو، اللہ تعالیٰ نے یہ خیر کثیر اپنے پیغمبر ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔ (آیت ۱)

ایک سطر پر مشتمل یہ سورہ کہ جس میں ۳ آیتیں ہیں، اور جو قرآن کریم کا ایک معجزہ ہے، یہ مشرکوں کی عیب جوئی کے جواب میں نازل ہوا ہے کہ جو اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ کو بے اولاد اور "ابتر"[43] کہتے تھے۔

یہ سورہ بعثت کے پہلے سال مکّہ مکرمہ میں سورۂ "عصر" اور سورۂ "عادیات" کے بعد نازل ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ "صلح حدیبیّہ" کے موقع پر نازل ہوا ہے۔ یہ قرآن مجید کا سب سے چھوٹا سورہ ہے۔

[43] ۔ ابتر یعنی دُم بریدہ، کہ جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی نسل ختم ہو جائے۔

۱۰۹۔ کافِرون

اس سورے میں اللہ تعالیٰ پیغمبر اکرم ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ آپؐ مشرکوں کے معبودوں اور بتوں اور ان کے باطل عقائد سے برائت کا اظہار فرمائیں، کیونکہ توحید اور شرک کے مابین کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔

اس سورے کا نزول اس وقت ہوا تھا جب بعض مشرکوں نے پیغمبر اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ آپؐ کچھ عرصہ ان کے بتوں کی پرستش فرمائیں تاکہ اس کے بعد وہ آپ ﷺ کے خدا کی پرستش کریں۔ اس سورے میں مسلمانوں کو اعتقاد اور دین کے بنیادی مسائل میں کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

اس کو سورۂ "عبادت" اور سورۂ "جحد" (انکار) بھی کہا گیا ہے۔

یہ ٦ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں سورۂ ماعون (یا سورۂ فیل) کے بعد نازل ہوا ہے۔

۱۱۰۔ نَصر (مدد)

اس سورے میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور اس کی جانب سے ملنے والی بڑی فتح و کامیابی کی خبر دی گئی ہے کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ یہ سورہ حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک کے آخری سال "حجۃ الوداع" کے موقع پر "منیٰ" میں نازل ہوا ہے اور پورے کا پورا ایک ساتھ نازل ہونے والا آخری سورہ ہے۔ یہ سورۂ "توبہ" کے بعد نازل ہوا ہے اور ۳ آیات پر مشتمل ہے۔

اس کے دیگر ناموں میں "اذا جاء" اور "تودیع" بھی ہے، کیونکہ آخری سوروں میں سے ہونے کے اعتبار سے پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ اور پھر آپ ﷺ کی جانب سے اپنی امّت کے ساتھ ایک طرح کی خداحافظی ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی طرف بھی ہلکا سا اشارہ موجود ہے۔

۱۱۱۔ تَبَّت (ہلاکت میں جائیں، ٹوٹ جائیں، نابود ہو جائیں)

ابو لہب اور ایندھن اٹھائے پھرنے والی اس کی بیوی مشرکوں کے ان نامی گرامی لوگوں میں سے تھے کہ جو پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالف تھے اور آپ ﷺ کو اذیت اور تکلیف پہنچاتے تھے۔ اس سورے (کی پہلی آیت) میں اس کی تباہی کا اعلان ہوا ہے کہ ہلاکت میں جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو جائے۔

اس سورے کا دوسرا نام "مَسَد" ہے۔ یعنی خرما کے پتوں سے بٹی ہوئی رسی۔ ابو لہب کی بیوی کے بارے میں آخری آیت میں آیا ہے: "اس کی بیوی کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔" اس کو سورہ "لہب" بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں سورہ "فاتحہ" کے بعد اور ایک قول کے مطابق سورہ "مدثّر" کے بعد نازل ہوا ہے اور ۶ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۱۲۔ اِخلاص (خالص کرنا)

سورہ "اخلاص" یا "توحید" یا "قُل ھُو اللہ" اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اور اس کے اوصاف کو بیان کرتا ہے اور بہت بافضیلت سورہ ہے۔ یہ سورہ قرآن کی ایک تہائی کے برابر ہے۔ اس کو سورۂ "اساس"، "تفرید"، "تجرید" اور "معرفت" بھی کہا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اس کے کچھ نام ہیں۔

یہ سورہ اس وقت نازل ہوا ہے جب یہودیوں یا بت پرستوں کے ایک گروہ نے حضور اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اوصاف بیان کرنے کا مطالبہ کیا۔

اس سورے کے بارے میں امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا ہے: "قُل ھُو اللہ" اللہ تعالیٰ کا شجرۂ نسب ہے۔

یہ سورہ بعثت کے آغاز میں مکّہ مکرمہ میں سورۂ "ناس" کے بعد نازل ہوا ہے اور ۴ آیات پر مشتمل ہے۔

۱۱۳۔ فلَق (صبح)

اس سورے میں حضور اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صبح کے ربّ کی پناہ مانگیں، ہر چیز کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب چھا جائے، اور جادو گروں اور حسد کرنے والوں کے شر سے۔ فلق کا معنی چیرنا اور پیدا کرنا بھی ہے۔

یہ سورہ مکّہ مکرمہ میں سورۂ "فیل" کے بعد اور سورۂ "ناس" سے پہلے نازل ہوا ہے اور ۵ آیات پر مشتمل ہے۔ اس کو سورۂ "مُعَوِّذہ" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا آغاز "اَعُوذُ" (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) سے ہوتا ہے۔

۱۱۴۔ ناس (انسان)

اس سورے میں بھی سورۂ فلق کی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ انسانوں کے پروردگار، انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے معبود کی پناہ مانگیں وسوسہ ڈالنے والے انسانوں اور شیطانوں کے شر سے۔

اس سورے اور سورۂ فلق کو "مُعَوِّذتین" بھی کہا جاتا ہے؛ کیونکہ دونوں سورتوں کے آغاز میں تعویذ ہے اور حاسدین، وسوسہ گروں اور جادو گروں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا تذکرہ ہے کہ دشمن جادو اور وسوسوں کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

یہ سورہ مکّہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے، بعض لوگوں نے اس کو مدنی سورہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں سورتیں ایک ساتھ نازل ہوئی تھیں۔ سورۂ "ناس" سورۂ "فلق" کے بعد اور سورۂ "قُل ھُوَ اللہ" سے پہلے نازل ہوا ہے اور ٦ آیات پر مشتمل ہے۔

نای قرآن

اس امید اور دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی بہتر اور زیادہ سے زیادہ شناخت کی توفیق دے اور اس آسمانی کتاب پر عمل کرتے ہوئے سعادت اور کامیابی سے ہمکنار فرمائے' ایک قرآنی نظم پیش خدمت ہے:

جھانی راز' اندر بای قرآن

نباشد گفتہ ای ھمتای قرآن

نشانھای خدا رامی توان دید

کہ دارد جلوہ در سیمای قرآن

جمال و قدرت و فیض خدایی

تجلّی کردہ در سینای قرآن

دل و جان را صفایی تازہ بخشد

شمیم عطر روح افزای قرآن

رسد ھر روز و شب بر گوش دلا

نوی "فاقرؤوا"[44] از نای قرآن

خوشا آن لب کہ خواند آیۂ وحی

خوشا آن دل کہ باشد جای قرآن

ز تیغ "لا" و "الّا" زندہ شد حق[45]

---

[44]۔ فاقرؤوا ما تیسّر من القرآن۔ (مزمّل' آیہ ۲۰)۔

فدای "لا" و هم "الّا"ی قرآن

به دست آری گهرهای فراوان

زنی گر غوطه در دریای قرآن

بیا تا بشنویم از عمق هستی

طنین دلکش آوای قرآن

جدا سازیم دل از دام ابلیس

فدا سازیم سر، در پای قرآن

جواد محدّثی

تیر ماه ۱۳٦۹

---

[45] ۔توحید کا شعار: لا الٰہ الّا اللہ۔

شیعہ سنی دانشوروں کی بعض معروف تفاسیر کے نام

الف) شیعہ تفاسیر	مؤلف	وفات
۱۔ تفسیر علی بن ابراہیم	علی بن ابراہیم قمی ؒ	قرن سوم
۲۔ تفسیر عیاشی	محمد بن مسعود عیّاشی	قرن سوم
۳۔ تلخیص البیان	سید رضی	۴۰۶ق
۴۔ التبیان	شیخ طوسی	۴۶۰ق
۵۔ مجمع البیان	طبرسی	۵۴۸ق
۶۔ روض الجنان	ابوالفتوح رازی	قرن ششم
۷۔ منہج الصادقین	ملا فتح اللہ کاشانی	۹۸۸ق
۸۔ تفسیر ملا صدرا	ملا صدرای شیرازی	۱۰۵۰ق
۹۔ تفسیر البرھان	سید ھاشم بحرانی	۱۱۰۷ق
۱۰۔ تفسیر شبّر	سید عبداللہ شبّر	۱۲۴۲ق
۱۱۔ تفسیر صافی	فیض کاشانی	۱۰۹۱ق
۱۲۔ نور الثقلین	حویزی	۱۱۱۲ق
۱۳۔ المیزان	علامہ طباطبائی	۱۳۶۰ش
۱۴۔ اطیب البیان	طیب	۱۴۱۲ق
۱۵۔ پرتوی از قرآن	سید محمود طالقانی	۱۳۵۸ش

۱۶۔ تفسیر نور	محسن قرائتی
۱۷۔ تفسیر آسان	محمد جواد نجفی
۱۸۔ تفسیر موضوعی قرآن مجید	عبداللہ جوادی آملی
۱۹۔ تفسیر کاشف	محمد باقر حجّتی اور بی آزار شیرازی
۲۰۔ تفسیر راہنما	ہاشمی رفسنجانی
۲۱۔ تفسیر نمونہ	ناصر مکارم شیرازی اور محققین کی ایک جماعت
۲۲۔ پیام قرآن	ناصر مکارم شیرازی
۲۳۔ انوار درخشان	ہمدانی
۲۴۔ اثنی عشری	شاہ عبدالعظیمی
۲۵۔ مخزن العرفان	بانو امین

ب) اہل سنت تفاسیر

۱۔ جامع البیان	ابن جریر طبری	۳۱۰ق
۲۔ کشف الاسرار	میبدی	۵۲۰ق
۳۔ کشّاف	زمخشری	۵۸۳ق
۴۔ مفاتیح الغیب	فخر رازی	۶۰۶ق
۵۔ انوار التنزیل	بیضاوی	۶۸۵ق

۶۔ تفسیر ابن کثیر	ابن کثیر	۷۷۴ق
۷۔ غرائب القرآن	نیشاپوری	۸۵۰ق
۸۔ الدّر المنثور	جلال الدین سیوطی	۹۱۰ق
۹۔ تفسیر الجلالین	جلال الدین سیوطی اور محلّی	
۱۰۔ روح البیان	شیخ اسماعیل حقّی	۱۱۳۷ق
۱۱۔ روح المعانی	آلوسی	۱۲۷۰ق
۱۲۔ فی ظلال القرآن	سید قطب	۱۳۸۷ق

علوم قرآن اور خصوصیات قرآن کے موضوع پر مشتمل کچھ مناسب کتابوں کے نام

۱۔ آشنايي با قرآن	شہید مرتضی مطہری
۲۔ قرآن وآخرین پیامبر	ناصر مکارم شیرازی
۳۔ قرآن در اسلام	علامہ طباطبايي
۴۔ آشنايي باعلوم قرآن	سید محمد راد منش
۵۔ تفسیر نوین (مقدمہ)	محمد تقی شریعتی
۶۔ تاریخ وعلوم قرآن	علی حجتی کرمانی
۷۔ ازژرفای قرآن	محمد رضا حسینی
۸۔ قرآن و نسل امروز	مصطفیٰ محمود
۹۔ قرآن و پیامبر	فخر الدین حجازی
۱۰۔ تاریخ تفسیر و نحو	سید محمد باقر حجّتی
۱۱۔ تاریخ قرآن کریم	سید محمد باقر حجّتی
۱۲۔ تاریخ قرآن	محمود رامیار
۱۳۔ فرہنگ لغات قرآن	محمد قریب
۱۴۔ اعلام قرآن	محمد خزائلی
۱۵۔ فرہنگ لغات قرآن	عباسی، مہرین شوشتری
۱۶۔ تفسیر و تفاسیر جدید	بہاء الدین خرمشاہی

۱۷۔ دائرۃالفرائد (درفرھنگ قرآن)	محمد باقر محقق
۱۸۔ تاریخ جمع قرآن کریم	سید محمد رضا جلالی نائینی
۱۹۔ اسباب النزول	سید محمد باقر حجّتی
۲۰۔ نمونۂ بیّنات در شأن نزول آیات	محمد باقر محقق
۲۱۔ آشنایی باعلوم قرآن	جواد محدّثی
۲۲۔ شناخت سورہ ھای قرآن	ھاشم زادہ ھریسی
۲۳۔ آموزش علوم قرآن	محمد ہادی معرفت
۲۴۔ دانستنیھای قرآن	مصطفیٰ اسرار
۲۵۔ ۱۱۴ معمای قرآنی	محمود جویباری
۲۶۔ قرآن پژوھی	بھاء الدین خرمشاھی

حروف تہجی کے مطابق سوروں کی فہرست

سورے کا نام	سورہ نمبر	جائے نزول	پارہ نمبر	خط عثمان طہ کے مطابق صفحہ نمبر
آل عمران	3	مدینہ	3	50
ابراہیم	14	مکہ	13	255
احزاب	33	مدینہ	21	418
احقاف	46	مکہ	26	502
اخلاص	112	مکہ	30	604
اسراء	17	مکہ	15	282
اعراف	7	مکہ	7	151
اعلیٰ	87	مکہ	30	591
انبیاء	21	مکہ	17	322
انشراح	94	مکہ	30	596
انشقاق	84	مکہ	30	589
انعام	6	مکہ	6	128
انفال	8	مدینہ	8	177
انفطار	82	مکہ	30	587
بروج	85	مکہ	30	590

بقرہ	2	مدینہ	1	2
بلد	90	مکہ	30	594
بینہ	98	مدینہ	30	598
تبت	111	مکہ	30	603
تحریم	66	مدینہ	28	560
تغابن	64	مدینہ	28	556
تکاثر	102	مکہ	30	600
تکویر	81	مکہ	30	586
توبہ	9	مدینہ	9	187
تین	95	مکہ	30	597
جاثیہ	45	مکہ	25	499
جمعہ	62	مدینہ	28	553
جن	72	مکہ	29	572
حاقہ	69	مکہ	29	566
حج	22	مدینہ	17	332
حجر	15	مکہ	14	262
حجرات	49	مدینہ	26	515

حدید	57	مدینہ	27	537
حشر	59	مدینہ	28	545
دخان	44	مکہ	25	496
دھر	76	مدینہ	29	578
ذاریات	51	مکہ	26	520
رحمٰن	55	مدینہ	27	531
رعد	13	مدینہ	13	249
روم	30	مکہ	21	404
زخرف	43	مکہ	25	489
زلزال	99	مدینہ	30	599
زمر	39	مکہ	23	458
سبا	34	مکہ	22	428
سجدہ	32	مکہ	21	415
شعراء	26	مکہ	19	367
شمس	91	مکہ	30	595
شوریٰ	42	مکہ	25	483
ص	38	مکہ	23	453

صافات	37	مکہ	23	446
صف	61	مدینہ	28	551
ضحیٰ	93	مکہ	30	596
طارق	86	مکہ	30	591
طلاق	65	مدینہ	28	558
طور	52	مکہ	27	523
طہ	20	مکہ	16	312
عادیات	100	مکہ	30	599
عبس	80	مکہ	30	585
عصر	103	مکہ	30	601
علق	96	مکہ	30	597
عنکبوت	29	مکہ	20	396
غاشیہ	88	مکہ	30	592
فاتحہ	1	مکہ	1	1
فاطر	35	مکہ	22	434
فتح	48	مدینہ	26	511
فجر	89	مکہ	30	593

359	18	مکہ	25	فرقان
477	24	مکہ	41	فصلت
604	30	مکہ	113	فلق
601	30	مکہ	105	فیل
518	26	مکہ	50	ق
600	30	مکہ	101	قارعہ
598	30	مکہ	97	قدر
602	30	مکہ	106	قریش
385	20	مکہ	28	قصص
564	29	مکہ	68	قلم
528	27	مکہ	54	قمر
577	29	مکہ	75	قیامت
603	30	مکہ	109	کافرون
602	30	مکہ	108	کوثر
293	16	مکہ	18	کھف
411	21	مکہ	31	لقمان
595	30	مکہ	92	لیل

مائدہ	5	مدینہ	5	106
ماعون	107	مکہ	30	602
مؤمن	40	مکہ	24	467
مؤمنون	23	مکہ	18	342
مجادلہ	58	مدینہ	28	542
محمد	47	مدینہ	26	507
مدثر	74	مکہ	29	575
مرسلات	77	مکہ	29	580
مریم	19	مکہ	16	305
مزمل	73	مکہ	29	574
مطففین	83	مکہ	30	587
معارج	70	مکہ	29	568
ملک	67	مکہ	29	562
ممتحنہ	60	مدینہ	28	548
منافقون	63	مدینہ	28	554
نازعات	79	مکہ	30	583
ناس	114	مکہ	30	604

نبا	78	مکہ	30	582
نجم	53	مکہ	27	526
نحل	16	مکہ	14	267
نساء	4	مدینہ	4	77
نصر	110	مدینہ	30	603
نمل	27	مکہ	19	377
نوح	71	مکہ	29	570
نور	24	مدینہ	18	350
واقعہ	56	مکہ	27	534
ھمزہ	104	مکہ	30	601
ھود	11	مکہ	11	221
یس	36	مکہ	22	440
یوسف	12	مکہ	12	235
یونس	10	مکہ	10	208

خلاصه

جوان اور نوجوان نسل کے درمیان قرآن مجید کے ساتھ پیدا ہونے والے بے پناہ لگاؤ اور مقدس رغبت کا تقاضا ہے کہ اس لازوال کتاب کے مطالب سے آشنائی کی خاطر چند ایک کتابیں لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

""قرآنی سورتوں کا تعارف"" اسی مقصد کی خاطر لکھی گئی ایک کتاب ہے۔ جس میں قارئین کرام کی خدمت میں قرآن کریم کی تمام 114 سورتوں کے بارے میں مختصر اور مفید معلومات پیش کی گئی ہیں‘ جن میں سورتوں کے نام‘ ان کے معانی اور ان ناموں کی وجہ تسمیہ‘ ہر سورے کے مطالب کا خلاصہ‘ آیات کی تعداد‘ شان نزول‘ جائے نزول اور سال نزول وغیرہ شامل ہیں۔

(اختتام ترجمہ؛ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۴‘ ۲۱ شہریور ۱۳۹۳ بمطابق ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ بروز جمعہ‘ قم نوبھار۔ جواد حیدر ہاشمی)

چکیده

موج مقدس گرایش به قرآن در میان نسل جوان و نوجوانان، الزام می کند که آثاری برای آشنائی با محتوای این کتاب جاودانه تدوین و عرض گردد۔

"آشنائی با سوره ها" گامی است جهت این آشنائی، که اطلاعات مفید و مختصری را در بارۂ یکایک 114 سورۂ قرآن به خوانندگان ارائه می دهد، از قبیل: نام های سوره ها، معنا و مناسبت این نام ها برای سوره ها، اجمالی از محتوا و مطالب هر سوره، تعدادِ آیات، شان نزول، محل نزول، سال نزول۔

ملخص

ان المد المقدس للنزعة القرآنية بين جيل الشباب و الاحداث يستلزم اعداد و عرض مؤلفات لغرض تعريفهم بمضامين هذا الكتاب الخالد۔

كتاب "التعرف على السور القرآنية" خطوة نحو هذا التعريف الذی یعرض معلومات مفيدة و موجزة لقرائہ حول ای من السور القرآنية المائة و اربعة عشر۔ کاسماء السور، و معانیها، و وجہ تسمیتها، و مجمل من مضامین ای من السور؛ و عدد الآیات، و شان النزول، و مکان النزول، و سبب النزول۔

Abstract

The wave of inclination towards the Glorious Quran among the youth and young generation dictates the necessity to create and publish work that can familiarize them with this eternal Book.

"Getting Acquainted with the Surahs" is a step in this direction. It presents concise and useful information to the reader about each of the 114 surahs (chapters) of the Quran، information such as: the names of the surahs، the meaning of the names and the significance for the surahs being called those particular names، brief excerpts of contents and matters covered in each surah، the number of ayahs (verses) in each surah، the significance of revelation for each surah، the location of revelation (Mecca or Medina)، the year of revelation، etc.

التماس سورہ فاتحہ برائے مرحومین

مولانا پروفیسر غلام حسین سلیم

علامہ شیخ غلام محمد الغروی

مولانا شیخ مہدی علی زبدوی

پروفیسر نثار علی

اخوند محمد

حاجی علی پاروی

کلثوم بی بی

اپی حاجرہ

مرحومہ بانو

شہدائے ملت جعفریہ

وتمام مومنین ومومنات